INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

۱۵

۱۱ تا ۱۷ ربیع الثانی بمطابق ۸ تا ۱۴ ستمبر ۱۹۹۵ء

قادیانیوں کی حمایت سے
دین و دنیا کا بھلا نہ ہوگا

ولی خان

آخرت کی فکر کریں

امریکہ کی بدحواسیاں

ذکر اللہ

کی اہمیت

اور فضائل

سوال ۱.... حضرت امام حسنؓ کی وفات کس طرح سے ہوئی۔ اور انہوں نے کتنے نکاح کئے؟

جواب:۔ مقدمہ بنت الاشعث نامی ایک خاتون نے آپ کو زہر دے دیا تھا جس کے اثر سے آپ کی شہادت ربیع الاول ۴۹ھ میں ہوئی اور بعض نے ۵۰ھ لکھا ہے۔ آپؓ نے یکے بعد دیگرے تقریباً" ۱۰۰ نکاح کئے تھے۔

سوال ۲.... حضرت اویس قرنی صحابی تھے۔ یا نہیں؟

جواب :۔ وہ صاحب ایمان جس نے آنحضرت ﷺ کا مبارک زمانہ پایا ہو مگر صحبت نبوی ﷺ نصیب نہ ہوئی ہو اس کو اصطلاح میں "مخضرم" کہا جاتا ہے چنانچہ حضرت اویس قرنیؒ مخضرم تھے، صحابی نہ تھے، مگر آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو ان کے بارے میں بہت اچھی بشارتیں دی ہیں۔

سوال ۳.... یزید شجرہ نسب کیا ہے؟

جواب :۔ یزید بن سیدنا امیر معاویہؓ بن ابو سفیانؓ

سوال ۴.... حشر کے دن مخلوق کو ماں نام سے پکارا جائے گا۔ یا باپ کے نام سے؟

جواب :۔ صحیح احادیث کے مطابق آخرت میں لوگوں کو باپ کے نام سے پکارا جائے گا۔

سوال ۵.... اللہ تعالیٰ کے ۹۹ ناموں میں خدا نام نہیں ہے تو لوگ اور علما خدا کیوں کہتے ہیں؟

جواب :۔ عربی میں لفظ رب مالک اور صاحب کے معنی میں ہے اسی کا ترجمہ فارسی میں لفظ خدا کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس کا استعمال جائز ہے۔

سوال ۶.... حضرت آدمؑ نے جنت میں کس درخت کا پھل کھایا تھا۔ اس کا نام کیا ہے؟

جواب :۔ مختلف اقوال میں ۱گندم کا درخت تھا ۲ انگور تھا ۳ انجیر تھا وغیرہ ذلک۔

سوال ۷.... کیا گدھے کا پسینہ پاک ہے اور اس کے بال بھی پاک ہیں کہ نہیں؟

دین محمد تغلق ہاؤس کراچی

جواب :۔ پاک ہے۔

سوال ۸.... کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ شمس الدین و محمد بشیر ولد امین دونوں حقیقی بھائی ہیں۔ شمس الدین نے ساکن ٹھنڈ بن گراں کوٹلی میں زمین تعداد گیارہ کنال سیف اللہ وغیرہ سے خریدی جو کہ زبانی بیع ہوئی کیونکہ انتقال پر پابندی تھی۔ انتقال نہ ہونے کی صورت میں سیف اللہ وغیرہ خانہ ملکیت میں بدستور مالک رہے۔ جس کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے سیف اللہ وغیرہ نے کچھ عرصہ بعد زمین کی واپسی کا مطالبہ کر دیا۔

اور قبضہ حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دیں۔ مطالبہ اتنا شدید تھا کہ شمس الدین نے اپنے چھوٹے بھائی محمد بشیر کو بلا کر کہا کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں اور نہ میں اکیلا سیف اللہ وغیرہ سے جھگڑا کر سکتا ہوں۔ تم کول کے نیچے والا خرہ نمبر جو کہ تعداد میں چار کنال ہے رکھ لو سیف اللہ سے جھگڑا بھی تم کرو اور خرچہ وغیرہ سب تمہارا ہوگا۔ یہ دونوں بھائیوں کا آپس میں معاہدہ طے پا گیا پھر بعد میں سیف اللہ وغیرہ قبضہ لینے آئے تو محمد بشیر نے انہیں بھگا دیا۔ انہوں نے واپس جا کر کیس عدالت میں دائر کر دیا۔ بھائیوں میں طے پانے والے معاہدے کی روشنی میں محمد بشیر نے سات سال تک کیس لڑا۔ شمس الدین نے جب دیکھا کہ پیچیدگیاں دور ہو گئی ہیں۔ ابھی خطرہ کی کوئی بات نہیں تو اور چند مخالفین سے ساز باز کر کے زمین پر واپس قبضہ کر لیا اور سیف اللہ وغیرہ سے بھی تعلقات بحال کر لئے پھر آج تک نہ یہ زمین دی اور نہ سات سال میں ہونے والے خرچے ہرجے کی ادائیگی کی کوئی بات کی بلکہ مطالبہ کرنے پر جواب یہ دیا کہ اگر شریعت محمدیہ کی روح سے خرچہ یا زمین مجھ پر پڑتی ہے تب دوں گا بات کرو۔

اب گزارش یہ کرنا مقصود ہے کہ کیا شریعت محمدیہ کی روشنی میں سات سال تک محمد بشیر نے شمس الدین کے کہنے پر جو کیس لڑا۔ شمس الدین اس کے عوض زمین یا خرچہ ہرجہ جو سات سال میں ہوا۔ دونوں میں سے ایک چیز دینے کا پابند ہے کہ نہیں۔ اگر زمین نہیں دیتا تو سات سال میں جو خرچہ ہوا وہ تو دے گا کہ نہیں۔

اسائیل محمد بشیر ولد محمد آمین بذریعہ عبدالعزیز راولپنڈی

جواب :۔ چونکہ وکیل اپنی وکالت کی اجرت کا شرعاً" مستحق ہوتا ہے اور محمد بشیر اپنے بھائی شمس الدین کی طرف سے بحیثیت وکیل خصومت سات سال تک کیس لڑتا رہا اس لئے وہ اجرت کا پورا حق دار ہے البتہ شمس الدین نے جو چار کنال کا رقبہ محمد بشیر کو دیا تھا وہ بظاہر اس کی وکالت کی پیشگی اجرت معلوم ہوتی ہے چنانچہ اب جبکہ محمد بشیر یہ کیس تقریباً" جیت چکا اور ساری پیچیدگیاں دور ہو گئیں تو محمد بشیر اس رقبہ کا تنہا مالک ہو گیا اس لئے شمس الدین پر لازم ہے کہ یہ رقبہ اس کے حوالے کرے یا اس کی وکالت کی مروجہ و معروف اجرت ادا کرے ورنہ حق تلفی کا خمیازہ دنیا و آخرت میں بھگتنا پڑے گا

فقط واللہ اعلم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۴
شمارہ نمبر ۱۵

۱۱ تا ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ
۸ تا ۱۴ ستمبر ۱۹۹۵ء

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مُدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مُدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

آئین پاکستان میں خلاف اسلام ترامیم کا عندیہ اور اس کے نتائج	۴
ذکر اللہ کی اہمیت اور فضائل	۶
عقیدہ ختم نبوت اور خان عبدالولی خان	۹
بنیاد پرست اور امریکہ کی بدحواسیاں	۱۳
مجاہد تحریک ختم نبوت۔ مولانا تاج محمدؒ	۱۴
اخبار ختم نبوت	۱۶
چند عوامی غلط فہمیاں۔ حقیقت کیا ہے	۱۷
بلوچستان اسمبلی اور قانون توہین رسالت	۱۸
اسلام اور رحم دلی	۲۰

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۴۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت ۔۔ الائیڈ بینک جوڑی بازار برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

قیمت ۳ روپے

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا | طابع: سید شاھد حسن | مطبع: القادر پرنٹنگ پریس | مقام اشاعت: ۱۰۳ بنز روڈ لارمن کراچی

ادا ریہ

آئین پاکستان میں خلاف اسلام ترامیم کا عندیہ اور اس کے نتائج

اسلام دین فطرت ہے' جس کا نظام عقائد و اعمال کی مضبوط بنیادوں پر قائم ہے۔ ان بنیادوں پر انسانیت کی تعمیر معاشرت' معیشت اور سیاست کے نقطہ نظر سے ایک ایسے خوشنما نقشے کو وجود میں لانے کا ذریعہ بنتی ہے جس کی حدود میں بنی نوع انسان ہر پہلو سے محفوظ و مصئون زندگی گزارنے کے قابل ہوتے ہیں۔ کم و بیش ایک ہزار سال تک نسل انسانی اس دین فطرت کی برکات سے مستفید ہوتی رہی۔ اسلام سے منکر اقوام نے بھی فیضیابی کا لطف اٹھایا۔ مگر قلوب میں بھری ہوئی بغض و عناد کی سرد آگ نے یہود و نصاریٰ کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہردم بے چین رکھا۔ خاص طور پر یہودی ذہن ہمیشہ اس سبد سرسبزکی ویرانی کے منصوبے بناتا رہا ہے۔ اسلام کے دور اول میں اختلاف و تشت کے ذریعے اسلامی قوت کے انتشار کی راہ اختیار کی۔ پھر دہریت کی بنیاد پر کیمونزم و سوشلزم کے ہتھیار کو آزمایا۔ اور اب اسلامی تہذیب و معاشرت کو اخلاق باختگی اور جنسی انارکی کی آگ میں جھونکنے کے منصوبے لے کر پروپیگنڈے کے تمام تر وسائل کے ساتھ میدان میں للکار رہا ہے۔ پاکستان اسلام ہی کے نام پر وجود میں آیا تھا۔ تحریک پاکستان کے تمام سرکردہ لیڈر مسلمان عوام سے یہ عہد کر کے پاکستان میں خالص اسلام کا قانون نظام چلے گا پاکستان کی حمایت کرنے پر آمادہ کرتے تھے۔ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی جیسی شخصیت اسی یقین دہانی پر سرحد کے ریفرنڈم کے لئے میدان میں آئی اور تحریک پاکستان کے حق میں صوبہ سرحد کے غیور مسلمانوں کو آمادہ تعاون کیا۔ پاکستان وجود میں آگیا۔ مگر روز اول سے آج تک جس انداز سے یہاں اسلام کا نام و نشان مٹاڈالنے کے منصوبے بنائے جاتے رہے تاریخ اس عہد شکنی پر حیرت سے انگشت بدنداں ہے۔

ماضی قریب میں یکے بعد دیگرے بدلنے والی تین حکومتوں کے دور میں تو معاملہ انتہا کو پہنچادیا گیا اور تیسری حکومت جس کا تسلسل جاری ہے عقائد و اعمال ہر پہلو سے اسلام پر تیشہ زنی کی مشق جاری رکھے ہوئے ہے۔ پورے دین اسلام کی روح "ناموس رسالت" کے دشمنوں کی حوصلہ افزائی کے زخم ابھی تازہ تھے کہ قاہرہ بہبود آبادی کانفرنس میں اسلام سے نادان کی دوستی یا چالاک کی دشمنی کا وطیرہ اپنایا تمام نشریاتی اداروں کے ذریعہ مسلمان عورت کو ترقی اور خوش حالی کا سبز باغ دکھا کر اپنے ہاتھوں دامن عفت و شرافت تار تار کرنے پر آمادہ کرنے کے لئے قومی دولت کا کثیر سرمایہ خرچ کیا جانے لگا۔ اے کاش! کہ مسلمان عورت ہمارے حکمرانوں کی اسلام دشمنی سے آگاہ ہو سکتی۔ اور یورپ و امریکہ کی معاشرت کی جھلکیوں کے پیچھے جھانک کر ان کی اصلیت جان سکتی جہاں عورت صرف مردوں کے ایک کھلونے کی حیثیت میں دیکھی جاتی ہے۔ جہاں کوئی عورت ماں' بہن' بیٹی اور بیوی کی حیثیت حاصل ہونے کے باوجود اپنی کفالت پر مجبور کردی گئی ہے۔ اور اب بیجنگ کانفرنس کے حوالے سے حکومت پاکستان نے یہودی مفادات کی نگہبان اقوام متحدہ کے کنونشن (سیڈا) ۱۹۷۹ء پر دستخط کردیئے ہیں۔ روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۹۵ء کی خبر یہ ہے کہ:

> اسلام آباد (نمائندہ جنگ) پاکستان نے خواتین سے امتیازی سلوک کے خاتمہ کے لئے اقوام متحدہ کے کنونشن "سیڈا" پر دستخط کردیئے ہیں اور کنونشن کے چارٹر کی پابندی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وفاقی کابینہ نے اس فیصلے کی منظوری دے دی ہے۔ فیصلے پر عمل درآمد سے زندگی کے مختلف شعبوں میں خواتین کو مردوں کے برابر مواقع حاصل

ہو جائیں گے اور خواتین کا مردوں کے برابر حق تسلیم کیا جائے گا۔ یہ کنونشن اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۱۸ دسمبر ۱۹۷۹ء کو منظور کیا‘ ابتدا میں صرف ۲۰ ملکوں نے اس کی پابندی کا عہد کیا تاہم دس سال میں ان ملکوں کی تعداد ایک سو تک پہنچ گئی۔ کنونشن کے ۳۰ آرٹیکل ہیں اور یہ ۱۹۴۶ء میں قائم کئے گئے خواتین سے متعلق اقوام متحدہ کے کنونشن نے ۳۰ سال کی تحقیق کے بعد مرتب کئے۔ کمیشن نے یہ مطالعہ کیا کہ کن شعبوں میں خواتین کو حقوق دینے سے انکار کیا جاتا ہے اور ان سے امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔ کنونشن کی روح یہ ہے کہ بنیادی حقوق مردوں اور خواتین کے لئے مساوی طور پر تسلیم کئے جائیں۔ کنونشن میں خواتین کے شہری اور قانونی مرتبہ کے پہلو کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔ توقع ہے کہ اس کنونشن کی پابندی کے نتیجے میں خواتین کے لئے پاکستان میں ترقی کے وسیع تر مواقع حاصل ہوں گے جو ملک کی نصف آبادی ہے۔ کنونشن کے تحت اب پاکستان اس کا پابند ہو گیا ہے کہ سیاسی‘ اقتصادی‘ سماجی‘ ثقافتی‘ سول اور دوسرے شعبوں میں خواتین کو مردوں کے برابر انسانی حقوق اور بنیادی آزادیاں حاصل ہوں گی اور جنس کی بنیاد پر ان سے کوئی امتیاز نہیں برتا جائے گا۔ کنونشن یا چارٹر میں کہا گیا ہے کہ اس پر دستخط کرنے والے رکن ممالک مردوں اور خواتین کو برابر حقوق دینے کے اصول کو آئین کا حصہ بنائیں گے اور متعلقہ قوانین میں ضروری ترامیم کریں گے۔ شوہر بیوی کو قومیت تبدیل کرنے پر مجبور نہیں کرے گا۔ آرٹیکل دس کے تحت رکن ممالک تعلیم کے شعبہ میں خواتین کو مساوی حقوق دینے کے لئے اقدامات کریں گے۔ ٹیکنیکل اور پیشہ ورانہ اداروں سمیت تمام تعلیمی اداروں میں خواتین کو داخلے کے مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔ مخلوط تعلیم کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ اسکالرشپ‘ کھیل اور دوسرے معاملات میں بھی خواتین کی یکساں رسائی کو یقینی بنایا جائے گا۔ کنونشن کے تحت خواتین کو روزگار کے تحت یکساں مواقع حاصل ہوں گے حمل‘ میٹرنٹی رخصت یا عورت ہونے کی وجہ سے انہیں ملازمت سے برخاست نہیں کیا جائے گا نابالغ کی شادی کو قانونی حیثیت نہیں دی جائے گی اور شادی کے لئے کم از کم عمر کا تعین کیا جائے گا۔ کنونشن کے تحت خواتین سے امتیازی سلوک کے خاتمہ کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے گی جو کنونشن پر عمل درآمد کا جائزہ لے گی۔ اس کے لئے مختلف شعبوں کے ۲۳ اعلیٰ ماہرین کو منتخب کیا جائے گا۔ ریاستی پارٹی خفیہ بیلٹ کے ذریعے ارکان کا انتخاب کرے گی۔ اس کی میعاد چار سال ہو گی۔ ہر رکن ملک معاہدہ میں شمولیت کے ایک سال کے اندر اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کو کمیٹی کی رپورٹ بھیجے گا۔ سیکریٹری جنرل کسی مشن کے بارے میں کسی ملک کے ذہنی تحفظات سے دوسرے ملکوں کو آگاہ کرے گا‘ یہ کسی بھی وقت واپس بھی لی جاسکتی ہیں۔

قبل ازیں وفاقی کابینہ تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں ایسی ترامیم کی منظوری کا اعلان کر چکی ہے جن سے توہین رسالت کے بدبخت مجرموں کی نہ صرف حوصلہ افزائی ہوئی ہے بلکہ ایسے مجرموں کی خبر دینے والوں کو مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا کرنے کو قانونی درجہ دے دیا گیا ہے اور دس سال سزا بھگتنے کی نوید سنائی ہے۔ اس ترمیم کے نفاذ کے کیا نتائج نکلیں گے یہ تو بعد کی بات ہے سردست جو حقیقت کھل کر سامنے آئی ہے وہ ارباب حکومت کے قلوب میں مقام رسالت کی بے وقعتی اور اسلام سے بغض و عناد کا برملا اعلان کر رہی ہے۔

عورتوں کو جو حقوق اسلام نے عطاء کئے تاریخ انسانی میں نہ کوئی قانون و معاشرہ اس کی نظیر پیش کر سکا ہے اور نہ کر سکتا ہے۔ کنونشن سیڈا کے چارٹر کو آئین کا حصہ بنا دینے کا جو نتیجہ فوری طور پر سامنے آئے گا وہ قرآنی احکام کی بہت بڑے پیمانے پر تنسیخ کے مترادف ہو گا جس سے اسلامی عدل و انصاف‘ معاشرت اور وراثت کے تمام احکام پر زد پڑے گی۔ ہر شعبہ زندگی میں اس کے جو تباہ کن اثرات ظاہر ہوں گے ان کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہمارے حکمرانوں کے طرز عمل سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ انہوں نے اپنی دنیا و آخرت امریکہ و مغرب کے یہود و نصاریٰ کے ساتھ وابستہ کر لی ہے۔ ان کی رضا و خوشنودی کے حصول کی خاطر خدا اور رسول ﷺ کی ناراضگی کے ساتھ اسلام کی بیخ کنی کو بھی بطیب خاطر قبول کر لیا گیا ہے۔

خوف خدا کے احساس سے عاری ملکی قیادت تو حدیں پھلانگ چکی ہے اور علماء امت کو اس پہلو پر یقینی سوچنا پڑے گا کہ کابینہ نے ناموس رسالت اور کنونشن سیڈا سے متعلق جن فیصلوں کی منظوری دے دی ہے اگر وہ آئین و قانون کا حصہ قرار پاگئے تو حکومت اور ملک کی شرعی حیثیت کیا ہو جائے گی۔ شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز کی نگاہ دوربین نے بھی ایک فیصلہ کیا تھا جس کے اثرات سید احمد شہیدؒ کی تحریک جہاد‘ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے جہاد تھانہ بھون اور آخر میں تحریک دیوبند کی صورت میں ظاہر ہوئے جس کا نتیجہ اس طرح سامنے آیا کہ آج تک اسلام ایک زندہ دین کی حیثیت سے برصغیر ہی نہیں پوری دنیا میں نظر آرہا ہے۔ آج کے فیصلے آئندہ نسل پر اثر انداز ہوں گے اور مصلحت بینی اور حالات سے صرف نظر کی راہ مداہنت کی حدود میں شمار ہو گئی تو جو تباہ کن صورت حال پیش آسکتی ہے اس کا نظارہ ارض اندلس کے بعد وسط ایشیا کی اسلامی دنیا نے بڑی بھیانک شکل میں دیکھا۔ اور ماضی قریب میں افغانستان میں لاکھوں جانوں کا نذرانہ دے دینے کے باوجود سزا میں معافی نظر نہیں آئی۔ بلاشبہ دعاؤں میں بڑی طاقت رکھی گئی ہے۔ مگر معلم دعا نے تین سو تیرہ کو میدان بدر میں پہنچا کر ہاتھ اٹھائے حالانکہ مدینہ منورہ میں رہ کر بھی یہی عمل ہو سکتا تھا۔ قوم حقیقی رہنمائی سے محروم ہے‘ اور خلا محال ہے‘ اکابر امت کو اس پہلو پر بلا تاخیر غور کرنا چاہئے۔ آج مل بیٹھ کر سوچنے کا وقت ہے۔ شاید آنے والا کل یہ مہلت بھی چھین لے۔

یا الٰہ العالمین مسلمانوں پر رحم فرما‘ ان کی رہنمائی کے لئے اپنا کوئی بندہ مقرر فرما۔ آمین یا رب العالمین

ذکر اللہ کی اہمیّت اور فضائل

رشید احمد جیلانی بہاولنگر

قرآن حکیم میں جو سینکڑوں آیات مقدسہ کے اندر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے وہ اس لئے ہے کہ آدمی اللہ کے احکامات میں تدبر کرے۔ تاکہ کائناتی حقائق اس پر منکشف ہوں۔

اس کی مثال یوں لیجئے! کہ ایک آدمی گلی سے گزر کر آیا ہے۔ کسی دانشور نے اس سے پوچھا! تو نے گلی میں کیا دیکھا وہ کہنے لگا کچھ بھی نہیں دیکھا۔ اس کے بعد ایک دوسرا آدمی اس گلی میں سے گزر کر آتا ہے وہ دانشور وہی سوال اس سے کرتا ہے کہ تم نے گلی میں میں کیا دیکھا؟ وہ کہتا ہے بس چند بچے ایک جگہ کھیل رہے تھے ایک گھوڑا بھی کھڑا تھا اور ایک بچہ رو رہا تھا اس کے بعد ایک تیسرا شخص اسی گلی سے گزر کر آجاتا ہے اس سے بھی وہی سوال کیا گیا؟ وہ کہتا ہے کہ کیا کیا بتاؤں امکان کے ساتھ مکان جڑے ہیں۔ دروازے کھڑکیاں' روشن دان پائیدان کچھ دروازوں پر پردے پڑے ہیں۔ کچھ چوپٹ کھلے ہوئے ہیں۔ بچے کھیل رہے ہیں' رو بھی رہے ہیں' دوڑ بھی رہے ہیں۔ جانور بھی بندھے ہیں۔ جگہ جگہ گھریلو اشیاء' سائیکل' ریڑھی' گھوڑے تانگے کھڑے ہیں کوڑے کی ڈھیریاں لگی ہیں گزرنا مشکل سا ہے میں تو گندی نالیوں اور پرنالوں سے بچ بچا کر آیا ہوں وغیرہ وغیرہ.....

اب دیکھئے تینوں آدمیوں نے ایک ہی گلی کا حال بتایا پہلے شخص نے گلی سے گزرتے وقت ذرہ بھر بھی غور یا تدبر نہ کیا۔ دوسرے نے کچھ معمولی نوٹس لیا۔ مگر تیسرے شخص نے غور و فکر اور تدبر سے کام لیا تمام باتوں کو جانا اور بتایا یہی اس کا اپنا تفکر و تدبر تھا۔ اب سوچ لینا چاہیے کہ ہم میں بھی ان تینوں اقسام کے لوگ موجود ہیں جو شعوری طور پر باہم تضاد رکھتے ہیں۔ مگر ان میں اہل تدبر لوگ ہی کامیاب کہلاتے ہیں۔

کلام اللہ کو لوگ بالکل ان تینوں مذکورہ بالا افراد کی طرح پڑھتے سمجھتے اور تدبر کرتے ہیں۔ پس جس نے پڑھا اس نے صرف پڑھا۔ جس نے پڑھا اور سمجھا اس نے مزید اچھا کیا۔ مگر جس نے پڑھا سمجھا اور رک رک کر ایک ایک آیت میں تدبر کیا اس نے حق ادا کیا گلی سے گزرنے والا پہلا شخص اپنی ہٹ پر قائم رہے گا۔ دوسرا اپنی پر اور تیسرا اپنے تدبر پر دلائل دیتا رہے گا۔ اس طرح باہم مخالفت کا سبب بنتا چلا جاتا ہے اور لوگ تفرقہ میں بٹ جاتے ہیں ہار کوئی بھی نہیں مانتا۔ مگر چاہئے تو یہ تھا کہ پہلے دونوں آدمی غور و فکر اور تدبر کرتے اور ندامت سے جھک جاتے بقول باری تعالیٰ یضرب اللّٰہ الامثال للناس لعلھم یتفکرون ترجمہ اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے شاید وہ تفکر کریں۔

عموماً" لوگ کہتے ہیں کہ قرآن مجید تو ہم نے بھی پڑھا ہے اس میں ذکر یا ذکر قلبی کا کوئی حکم نہیں اور صحابہ کرامؓ کی زندگی سے بھی ذکر کرنے کی کوئی وضاحت یا ثبوت نہیں۔ اس لئے یہ بدعت ہے مگر اہل تفکر و اہل تدبر حضرات کہتے ہیں کہ سارا قرآن مجید و احادیث مبارکہ ذکر اللہ کے احکامات سے بھری ہیں ان میں تفکر و تدبر کر کے یہ جواہر تلاش کیجئے۔

مثلاً" اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

" پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا اور میرا شکر ادا کرتے رہو ناشکری نہ کرو"۔ (البقرہ۔ ۱۵۲)

" اے ایمان ولو! تم اللہ کا خوب کثرت سے ذکر کیا کرو۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو"۔

(الاحزاب۔ ۴۱)

"اور جو شخص رحمان کے ذکر سے اندھا ہو جائے تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں پس وہ ہر وقت اس کے ساتھ لگ جاتا ہے"۔

(الزخرف۔ ۳۶)

"اور اپنے رب کا ذکر کیا کر اپنے دل میں اور ذرا دھیمی آواز سے بھی اس حالت میں کہ عاجزی بھی ہو اور خوف بھی صبح اور شام کو اور مت ہو جا غافلوں میں"۔ (الاعراف۔ ۲۵۵)

" بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے"۔ (العنکبوت۔ ۴۵)

"اور اپنے رب تعالیٰ کے نام کا ذکر کر صبح بھی اور شام بھی"۔ (الدھر۔ ۲۵)

"اور اپنے رب تعالیٰ کے نام کا ذکر کر' سب سے منقطع ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو کر"۔

(المزمل۔ ۸)

"شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تم میں بغض ڈال دے اور اللہ کے ذکر اور نماز سے دور رکھے"۔ (المائدہ۔۹۱)

"اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور اولاد' اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرنے پائیں اور جو لوگ ایسا کریں گے وہی خسارہ پانے والے ہیں۔

(المنافقون۔۹)

"فلاح پا گیا وہ شخص جو (برے عقائد سے) پاک ہو گیا۔ اور اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا پھر نماز پڑھتا رہا" (الاعلیٰ۔۱۴۔۱۵)

"خوب سمجھ لو! کہ اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے"۔ (الرعد۔۲۸)

" اور ایسے شخص کا کہنا مت مان جس کا دل میرے ذکر سے غافل ہے اور وہ اپنی خواہشات کا تابع ہے"۔ (کہف۔۲۸)

"جب تم نماز پوری کر چکو تو اللہ کے ذکر میں لگ جاؤ۔ کھڑے بھی' بیٹھے بھی اور لیٹے بھی یعنی (ہر حال میں)۔ (النساء۔۱۵۳)

اسی طرح حدیث مبارکہ میں ارشادات نبوی ﷺ ہیں

"کسی بندے کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا' جب تک اس کا دل درست نہ ہو"۔

(مسند احمد)

پوچھا گیا دل کیسے درست ہو گا یا رسول اللہ تو فرمایا۔

"ہر شے کی صفائی کا کوئی نہ کوئی سامان ہوتا ہے پس دلوں کی صفائی اللہ کے ذکر سے ہوتی ہے"۔

(مشکوۃ)

پوچھا گیا افضل ترین ذکر کونسا ہے؟

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی ہیں کہ فرمایا یا رسول اللہ ﷺ نے کہ بہترین ذکر' ذکر خفی اور بہترین رزق' رزق کفایت ہے"۔

(ابو یعلی۔ فضائل ذکر)

فرمایا رسول کریم ﷺ نے کہ "اللہ کو ذکر خامل سے یاد کیا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا ذکر خامل کا کیا مطلب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مخفی ذکر"۔ (فضائل ذکر)

حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا۔ "کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمام اعمال میں بہترین چیز ہے اور تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ اور تمہارے درجوں کو بہت زیادہ بلند کرنے والی اور سونے چاندی کو راہ خدا میں خرچ کرنے سے زیادہ بہتر اور جہاد میں تم دشمنوں کو قتل کرو۔ وہ تم کو قتل کریں اس سے بھی بڑھ کر ہو۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ضرور بتایئے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کا ذکر"۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ الحاکم۔ صحیح۔ بیہقی۔ ابن ابی الدنیا)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "شیطان انسان کے قلب پر نظر جمائے گھات میں بیٹھا رہتا ہے جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ دور ہٹ جاتا ہے اور جب وہ غافل ہو جاتا ہے تو آگے بڑھ کے اس قلب میں طرح طرح کے وسواس ڈالتا ہے"۔

(بخاری شریف)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور ذکر الٰہی کی مثال ایسی سمجھو' جیسے کسی آدمی کا اس کے دشمن نہایت تیزی سے پیچھا کر رہے ہوں یہاں تک کہ اس آدمی نے بھاگ کر ایک مضبوط قلعہ میں پناہ لی۔ اور دشمنوں کے ہاتھ پڑنے سے بچ گیا اسی طرح بندہ' شیطان سے نجات نہیں پا سکتا۔ مگر اللہ کے ذکر کے سہارے"۔ (ترمذی۔ الترغیب)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "جب جنت کے باغوں سے گزرو تو خوب چرو! کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا ہیں ارشاد فرمایا ذکر کے حلقے"۔ (احمد۔ ترمذی۔ مشکوۃ۔ جامع صغیر۔ بیہقی)

"حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسی عبادت اللہ کے نزدیک قیامت کے دن افضل ہو گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والوں کا درجہ سب سے بلند ہو گا۔ حضرت ابی سعید خدریؓ راوی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ مجاہد فی سبیل اللہ سے بھی' فرمایا۔ اگر مجاہد فی سبیل اللہ کفار اور مشرکین پر تلوار چلائے حتیٰ کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون میں لتھڑ جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والے افضل ہیں"۔ (الترمذی)

"حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ان دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے کہ ذکر کرنے والا زندہ ہے اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے"۔

(بخاری۔ کنز الدر۔ مسلم۔ مشکوۃ۔ بیہقی)

حضرت مالک بن دینارؒ اکابر صوفیا میں سے ہیں وہ ذکر اللہ کے بابت فرماتے ہیں۔ "جو شخص مخلوق کی بہ نسبت ذکر اللہ سے مانوس نہیں۔ بیشک اس کا عمل قلیل ہے اس کا دل اندھا ہے اور اس کی عمر بے کار گئی۔ نیز ذکر الٰہی ایمان کی علامت منافقت سے برات' شیطان سے محفوظ قلعہ اور دوزخ سے چھٹکارا ہے"۔

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں

"اللہ تعالیٰ جل شانہ جب چاہتا ہے کہ اپنے کسی بندے کو اپنا ولی بنائے تو اپنے ذکر کا دروازہ اس پر کھول دیتا ہے اور حیرت و وحشت کی سرائے میں اس کو جگہ دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا محل ہے۔ اس طرح بندہ خدا تعالیٰ کی محفوظ پناہ میں آ جاتا ہے"۔

صدیق دوراں حضرت اللہ یار خانؒ نے فرمایا۔

"کسی ولایت میں نہ کشف ضروری ہے نہ کرامت لیکن ہر ولایت میں ذکر الٰہی ضروری ہے"۔

مدخل ابن حاج مالکیؒ میں درج ہے کہ سلف

صالحین یعنی صحابہ کرامؓ تابعین و تبع تابعین نماز فجر اور عصر کے بعد مسجد میں حلقہ ذکر کرتے تھے ان کی ذکر کی آواز شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوتی تھی"۔ (دلائل السلوک ذکر الٰہی باب۔ ۱۳)

پس معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا چند آیات قرآنی اور چند احادیث مقدسہ اور فرمودات صوفیاء سے ذکر اللہ کی حقانیت کا ثبوت ملتا ہے اور خاص کر خالق کائنات کی منشاء اور اس کی چاہت کا مفہوم واضح ہوتا ہے۔

مثلاً "پہلی آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو یہ فرمان جاری کرتا ہے کہ تم میرا ذکر کرو اس کے بدلے میں تمہارا ذکر کروں گا۔ یاد رہے کہ ایسا بھاری اجر و انعام کسی اور عبادت کے بدلے میں عطا نہیں ہوا۔

دوسری آیت کریمہ میں کثرت سے اپنے ذکر کی تاکید فرمائی۔ گویا کہ یہی عبادت سب سے زیادہ مرغوب ہے۔

تیسری آیت کریمہ میں اللہ کا ذکر نہ کرنے پر زندگی میں ہی نقد سزا کا پیام سنادیا اور اس کا انجام بھی بتادیا۔

چوتھی آیت کریمہ میں ذکر قلبی و خفی اور ہلکا جہری بھی' عاجزی اور خوف بھری کیفیت کے ساتھ صبح و شام کرنے اور اس میں ذرہ بھر غفلت نہ کرنے کا حکم سنادیا۔ نیز قابل غور بات یہ کہ اس تھیوریکل (آیت) کا اگر پریکٹیکل کیا جائے تو اس عمل میں ذکر قلبی' خفی' پاس انفاس اور بھنبھناہٹ والا مجموعی نقشہ دیکھنے میں آجاتا ہے اور یقیناً" حضور اقدس اللہ تعالیٰ کے ہر تھیوریکل (آیات) حکم کی تعمیل پریکٹیکل طور پر کرتے رہے ہیں۔

پانچویں آیت کریمہ میں نماز کا وصف بیان ہوا ہے اور اس کے ساتھ ہی ولذکر اللہ اکبر کہہ کر اللہ کے ذکر کی برتری تمام عبادات پر جتادی گئی ہے۔

چھٹی اور ساتویں آیات میں صرف کائنات کے خالق و مالک کے نام کا ذکر کرنے کی تاکید فرمادی اب اپنے رب کا ذاتی نام تلاش کر کے اس کے نام کا ذکر کیجئے یہی خالق کی چاہت و مرضی ہے۔

آٹھویں آیت کریمہ نے بھی نماز اور ذکر کو الگ الگ عبادات قرار دے کر ان کی اہمیت ظاہر کردی۔

نویں آیت کریمہ میں مال و اولاد جس پر انسان دنیا میں فریفتہ رہتا ہے۔ ان پر ذکر اللہ کی فوقیت بیان فرمادی اور ساتھ ہی ایسا نہ کرنے والوں کو سزا کا حکم سنادیا۔

آیات قرآنی اور چند احادیث مقدسہ اور فرمودات صوفیاء سے ذکر اللہ کی حقانیت کا ثبوت ملتا ہے

دسویں آیت کریمہ میں اپنے بندوں کو فلاح کا راستہ بتادیا اور بالترتیب تزکیہ' ذکر اللہ اور نماز جنت میں پہنچادینے والے کام ہیں۔

گیارھویں آیت کریمہ میں اطمینان قلب کا علاج بتادیا جو صرف اور صرف ذکر اللہ پر ہی موقوف ٹھہرا۔

بارھویں آیت کریمہ میں اللہ نے اپنے بندوں کو قلبی ذکر نہ کرنے والوں سے بچنے کا حکم فرمادیا۔ گویا کہ غیر ذاکرین لوگ گمراہ ہیں۔

تیرھویں آیت کریمہ میں نماز ادا کرلینے کے بعد اللہ کے ذکر کا حکم دیا گیا ہے اور ہر حال میں ذکر کا فرمان ہوا اس طرح بندہ اپنے رب کا ذکر ہر پل ہر کروٹ اور ہر حال میں کرے کوئی اعتراض مانع نہیں بلکہ ذکر اللہ کی ہر ادا رب العالمین کو خوب پسند اور اس کی خوشنودی کا سبب ہے۔

نیز اسی طرح احادیث مبارکہ کے مطابق بھی صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کا عملی پہلو ذکر اللہ سے غافل نہ تھا کیونکہ فرمودات نبوی ﷺ کو کسی صحابیؓ نے ناقص نہیں گردانا بلکہ فرمان سنتے ہی جت گئے پھر اولیاء کرام اور صوفیاء عظام نے بھی ان کی پیروی کر کے اس کی تصیح کا عرق نکال کر امت مسلمہ کو راہ حق کی صحیح نشاندہی فرمادی۔

اب بھی اگر بات ہماری سمجھ میں نہ آئے تو یقیناً" ہماری عقلوں پر تاریکی کے عمیق پردے پڑے ہوئے ہیں۔ تدبر و تفکر کی سخت ضرورت ہے' وقت نکالئے اور رجوع الی اللہ ہو کر مراقب ہوجائیے اللہ مدد فرمائے گا۔ دل کی زبان سے اپنے خالق کو پکاریئے اور ایسے حلقے تلاش کیجئے جو دل کی زبان سے پکارنا سکھاتے ہیں جو کم یاب ضرور ہیں مگر نایاب نہیں۔

قدرت یہ چاہتی ہے کہ دل کی زبان سے
کہہ دے گنہگار کہ بس بھول ہوگئی

○

محمد اعظم بختیار
الکشاف پرنٹرز
پرنٹرز، پبلشرز
اینڈ جنرل آرڈر سپلائیرز

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

عقیدۂ ختم نبوّت اور خان عبدالولی خان

حافظ محمد سعید احمد اسعد

آنخضرت ﷺ پر ختم نبوت کا عقیدہ قرآن اور احادیث متواترہ کے مطابق قطعی اور فیصلہ کن ہے نبی اکرم ﷺ آخری نبی ہیں جو شخص بھی آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی ﷺ کے حکم کے مطابق دجال و کذاب ہے۔ اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار میں بہت سے لوگوں نے نبوت و رسالت کے دعوے کئے اور خدا کی مخلوق کو گمراہ کیا اور آخر کار اپنے انجام کو پہنچے۔ چودھویں صدی میں مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کے اشارے پر پہلے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا پھر نبوت و رسالت جیسے بے بنیاد دعوے کرڈالے اور سادہ لوح عوام کو مطمئن کرنے کے لئے قرآن و حدیث میں تحریف کی راہ اختیار کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جب سے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا اسی وقت سے علمائے کرام نے اس کی جھوٹی نبوت و رسالت کو چیلنج کیا اور قرآن و حدیث اور اجماع امت کی روشنی میں واضح کیا کہ آنخضرت ﷺ آخری نبی و رسول ہیں عرصہ دراز تک حضرات علماء کرام نے ہر ممکن کوشش کی اور مرزا قادیانی کے تمام دعووں کا جواب دیا اور سمجھانے کی کوشش کی کہ جو راستہ تم نے اختیار کیا ہے وہ سراسر جہنم اور بغاوت کا راستہ ہے۔ یہ وہ راستہ نہیں جس پر نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چھوڑ کر گئے تھے اور جس راستہ پر آئمہ دین مجددین امت اور اکابر محدثین کار بند رہے جس کو قرآن کریم نے سبیل المومنین سے تعبیر کیا ہے۔ جب ہٹ دھرمی کی گئی تو بحث و مباحثہ، مباہلہ اور مناظرہ تک کی نوبت آئی اور ہر جگہ اور ہر موقع پر مرزا قادیانی اور اس کی ذریت خائب و خاسر ہوئی۔

اسی دوران جب قادیانیوں کی سازشیں تیز ہو گئیں اور آنجہانی سر ظفر اللہ قادیانی اپنے خلیفہ کے حکم پر کھلم کھلا مسلمانوں کو اپنی تبلیغ سے گمراہ کرنے کی تدبیریں کرنے لگا تو علماء کرام نے متحد ہو کر ۱۹۵۳ء میں ایک زبردست تحریک چلائی بقول مدیر چٹان شورش کاشمیری مرحوم کے

۱۔ مسلمانوں کے تمام فرقوں نے متحد ہو کر احتجاج کیا۔ ۲۔ حکومت نے مسلمانوں کی متفقہ آواز کو ٹھکرا کر اس سے ٹکرلی۔ ۳۔ پنجاب میں پولیس کا نظام شل ہو گیا صوبائی سیکریٹ کا ماتحت عملہ خوفناک حکومتی تشدد کے خلاف تحریک میں احتجاجاً" شامل ہو گیا اس کے علاوہ لاہور میں ریلوے، ٹیلی گراف اور ٹیلی فون کے عملہ نے بھی ہڑتال کردی۔ ۴۔ اکثر اضلاع کی انتظامیہ بے بس ہو گئی۔ ۵۔ حکومت نے پاکستان کی بہادر فوج کو اپنی قوم کے خلاف استعمال کیا۔ ۶۔ فوج نے مارشل لاء کی شدت کو ہمہ جہت استعمال کیا۔ ۷۔ ان علماء کو جو تحریک میں شامل تھے ایک منتقمانہ ذہن کے ساتھ بہیمانہ سلوک کا مستحق گردانا گیا۔ ۸۔ مسلمانوں کی بڑی تعداد جیل میں بند کردی گئی بہت سے مسلمان پولیس اور فوج نے سرعام شہید کیے۔ ۹۔ بعض پولیس افسر جو گنہگار راتیں گذارنے کے عادی تھے انہوں نے مسلمانوں کو سرعام گولیوں سے بھون ڈالا اور انکی لاشوں کے ساتھ انتہائی، وحشیانہ سلوک کیا۔ ۱۰۔ مرزائیوں نے اپنی جیپوں اور کاروں میں سوار ہو کر بے گناہ مسلمانوں کو شہید کیا۔ ۱۱۔ مرزائیوں کو ہر عنوان سے تحفظ دیا گیا۔ ۱۲۔ سب سے احمقانہ کام تحقیقاتی عدالت کا وہ ڈرامہ تھا جو پنجاب ہائی کورٹ کے چیف جسٹس محمد منیر کی صدارت میں کھیلا گیا۔

سنہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے آغاز سے قبل تمام مکاتب فکر کے علماء کا ایک کنونشن برکت علی اسلامیہ ہال میں ہوا۔ یہ کنونشن سرکاری مسودہ آئین میں مسلمانوں کی تعریف نہ پاکر بلایا گیا تھا۔ ۱۳ر جولائی ۱۹۵۲ء کا یہ ذکر ہے اس کنونشن میں چودھری ظفر اللہ خان کی سابقہ ہفوات پر غور کیا گیا۔ اس اجلاس میں حضرت خواجہ ضمیر الدین سیالوی سجادہ نشین خصوصی طور پر شریک ہوئے اور انہوں نے غیرت ایمانی کے جوش میں یہاں تک فرمادیا کہ یہ مسئلہ باتوں سے حل نہیں ہوگا آپ مجھے حکم دیں میں قادیانیوں سے نپٹ لونگا اور چند دنوں میں ربوہ کو صفحہ ہستی سے ناپید کردوں گا حضرت خواجہ صاحب کی تقریر سے علماء کے حوصلے بہت بڑھ گئے۔

اس کنونشن میں یہ تین مطالبات مرتب کئے گئے۔ سر ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے ہٹادیا جائے کیونکہ وہ اپنے اس مذہبی عقیدے کا خود اقرار کرچکے ہیں کہ برطانوی حکومت سے وفاداری انکے دین ایمان میں داخل ہے۔ اور جو شخص کسی غیر مملکت سے شرعی وفاداری اپنے ایمان میں داخل سمجھتا ہے۔ وہ پاکستان کی آزاد مسلم مملکت میں وزارت خارجہ جیسے اہم عہدے پر متمکن رہنے کا ہرگز اہل نہیں۔

کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا

جب تک وہ ہر مسئلے میں جناب خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات کو آخری حجت تسلیم نہ کرے اور حضور سرور کائنات ﷺ کی تعلیمات میں کسی قسم کی تفسیر و تعبیر یا تاویل کا سوال پیدا ہو تو مسلمان کی کثرت رائے کے فیصلے کی پابندی کو اپنانے کو ضروری نہ سمجھے۔ پاکستان اس لئے حاصل کیا گیا ہے کہ یہاں اسلام کی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی خاطر ایک وطن قائم کیا جائے لہٰذا جو لوگ پاکستان میں رہنا چاہیں لیکن خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات کو کسی مسئلہ میں آخری حجت تسلیم نہ کریں۔ یا حضور نبی ﷺ کی تعلیم کی تاویل میں مسلمانوں کی کثرت کی رائے کی پابندی نہ کریں انہیں آئین پاکستان کے تحت غیر مسلم اقلیت قرار دینا چاہیے۔

پاکستان بن جانے کے بعد یہاں سب سے بڑا مسئلہ حکومت کو اسلامی تعلیمات کے ماتحت لانے کا ہے حکومت صرف وزارت کا نام نہیں بلکہ اس میں سرکاری ملازمین کو بھی بڑا دخل حاصل ہے لہٰذا جب پاکستان میں سرکاری محکموں کی کلیدی اسامیوں پر صرف ان سرکاری ملازمین کو مقرر نہیں کیا جاتا جو ہر مسئلہ میں خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات کو آخر حجت تسلیم کریں اور حضور کی تعلیم کی تاویل میں مسلمانوں کی کثرت رائے کی پابندی اپنا ایمانی اور منصبی فرض سمجھیں تب تک پاکستان کو اسلامی مملکت نہیں بنایا جاسکتا۔

اس کنونشن میں پیر مہر علی قدس سرہ کے فرزند ارجمند سید غلام محی الدین شاہ صاحب نے شرکت کی، تمام پارٹیز کے معتمد مسلمانوں اور علماء کی ایک جنرل کونسل بنائی گئی جو پندرہ ارکان پر مشتمل تھی۔ فیصلہ ہوا کہ پانچ رضا کار مطالبات کے جھنڈے اٹھا کر وزیر اعظم کی کوٹھی پر جائیں اور پر امن رہ کر لگاتار مظاہرہ کریں اور اسی قسم کا مظاہرہ گورنر جنرل ھاؤس پر کیا جائے اور عوام سے اپیل کی گئی کہ وہ رضا کاروں کے ساتھ نہ جائیں مولانا ابو الحسنات کو پہلا ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا۔ تحریک کا وفد خواجہ ناظم الدین سے آخری دفعہ ۲۲ر فروری کو ملا لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ آخر اجلاس ہوا اور اس میں راست اقدام کا فیصلہ کیا گیا۔

۲۶ر اور ۲۷ فروری کی درمیانی رات حکومت نے حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا ابو الحسنات قادری مرحوم اور بہت سے علماء کرام کی گرفتاریاں شروع کردیں اس سے ملک بھر میں غم غصہ کی لہر دوڑ گئی پنجاب آگ بگولہ ہوگیا اور حضرت رسول عربی ﷺ کے دین کے نام پر حاصل کئے گئے ملک میں ان کی ناموس کے محافظوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا لاٹھی چارج آنسو گیس کا استعمال بڑی بے دردی سے کیا گیا، اور وسیع پیمانے پر گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ تحریک شدت اختیار کرتی چلی گئی اور علماء نے متحد ہو کر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کردیا، لاہور کی تاریخی مسجد وزیر خان میں مولانا عبد الستار خان نیازی نے تحریک کا ہیڈ کوارٹر بنایا اور وہاں سے قائدین نے لوگوں کو ہدایات جاری کرنا شروع کردیں اور مثبت انداز میں نعرے لگانے کی خواہش کی تاکہ تصادم کے بغیر قادیانیت کا مسئلہ حل ہوجائے حالات اتنے دگرگوں ہوگئے کہ پولیس اور عوام کی درمیان تصادم میں ایک پولیس افسر قتل ہوگیا کئی جگہ گولی چلی عوام نے پولیس والوں سے ریوالور اور بندوقیں چھین کر ان کو زخموں سے چور کردیا حکومت بے بس ہو کر کرفیو نافذ کرنے پر مجبور ہوگئی اس کے باوجود شہر ہنگامہ کی زد میں رہا۔ ۴ر مارچ کو پولیس افسر کے قتل کی مذمت کی گئی اور مولانا عبد الستار نیازی نے کہا کہ جن لوگوں نے اس کو قتل کیا انہوں نے برا کیا اور یہ ہمارے آدمیوں کا کام نہیں بلکہ حکومت کے آدمی ہیں جو اس تحریک کو کچلنا چاہتے ہیں، اگلے دن پولیس نے پھر بے تحاشہ فائرنگ اور تشدد کیا اور نوجوانوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا اور ایک جیپ میں سے قادیانیوں نے بعض مسلمانوں پر فائرنگ کی اس کے جواب میں مسلمانوں نے مشتعل ہو کر ایک قادیانی کو ماردیا، سرکاری سرپرستی میں غنڈہ عناصر نے بسیں جلادیں پوسٹ آفسوں کو لوٹ لیا اور پھر آگ لگادی گئی، پولیس نے عوام کو اتنا مشتعل کردیا کہ پورے شہر کا نظام معطل ہو کر رہ گیا اور شہر کا امن بحال کرنا پولیس کے قابو سے باہر ہوگیا۔ ۶ر مارچ کو حالات مزید بگڑ گئے سیکرٹریٹ کے عملہ نے مظاہرہ کیا کہ فائرنگ بند کرو، گورنر ھاؤس کی بجلی کاٹ دی گئی، فون ناکارہ کردیے گئے، انار کلی کی بعض دوکانیں نذر آتش ہونے لگیں ریلوے کے ملازموں نے انجن شیڈ پر قبضہ کرلیا، لاہور اور مغل پورہ کے درمیان پٹڑی اڑادی گئی کئی جگہ ٹریفک کے سگنل توڑ دیئے۔ جب صورت حال اتنی شدت سے بگاڑدی گئی کہ بظاہر صورت حال کنٹرول سے باہر ہوگئی تو مزید طاقت استعمال کرنے کا قانون جواز مہیا کرنے کے لئے گورنمنٹ نے مارشل لاء نافذ کرکے ظلم و تشدد کے نئے باب کا اضافہ کردیا۔ مارشل لاء لگانے کے بعد حکومت نے قتل عام کرکے بظاہر تحریک کو دبادیا اور

عبد الخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۷۳۵۵۷۳۰ -

سب کارکنوں کو گرفتار کرلیا قادیانی افسروں نے مسلمانوں سے انتقام لیا اور ان پر ظلم و تشدد کی انتہاء کردی یہ تحریک اگرچہ بظاہر کامیاب نہیں ہوئی لیکن شہداء ختم نبوت کا خون رائیگاں نہیں جاتا اور عاشقان نبی ﷺ کی قربانیوں کے نتیجہ میں ۱۹۷۳ء میں آزاد کشمیر کی دستور ساز اسمبلی میں سب سے پہلے ۲۸ر اپریل کو جناب الحاج میجر محمد ایوب صاحب نے قرار داد پیش کی کہ تمام قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے ریاست میں جو قادیانی رہتے ہیں ان کی باقاعدہ رجسٹریشن کی جائے' ریاست میں قادیانیت کی تبلیغ پر پابندی عائد کی جائے۔ یہ قرار داد متفقہ طور پر اسمبلی میں منظور ہوئی۔ آزاد کشمیر اسمبلی کی متفقہ عظیم الشان قرار داد پر قادیانی سربراہ بہت سیخ پا ہوا اور انتہائی غصہ کے عالم میں اپنے حواس کھو بیٹھا نہ صرف یہ کہ ارکان آزاد کشمیر اسمبلی کو اپنے غیض و غضب نشانہ بنایا بلکہ حکومت پاکستان کو بھی دھمکیاں دیں اور وارننگ دی کہ اگر پاکستان کی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تو پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے یہ تو مرزا ناصر کی حماقت تھی اس کو معلوم نہیں تھا کہ اگلے سال پاکستان کی اسمبلی بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دے گی اور پاکستان کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ آزاد کشمیر میں قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے بعد قادیانی سربراہ اور اس کی ذریت تو یقین ہو گیا کہ اب کسی وقت بھی پاکستان میں قانونی طور پر انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے گا۔

غالباً" اسی غرض سے قادیانیوں نے سوچا کہ امن و امان کا مسئلہ پیدا کر دیا جائے اور خانہ جنگی کی صورت پیش آجائے تاکہ حکومت اس میں الجھ جائے اور قادیانیوں کے بارے میں کسی بل کی طرف توجہ نہ کر سکے چنانچہ ۲۲ر مئی سنہ ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کو ربوہ اسٹیشن پر قادیانیت کی تبلیغ کی کوشش کی گئی' جس کے جواب میں طلباء نے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے قادیانیوں سے یہ بات برداشت نہ ہو سکی ۲۸ر مئی کو جب طلبہ سفر سے واپس ہو رہے تھے تو ایک طے شدہ منصوبے کے مطابق ربوہ ریلوے اسٹیشن پر گاڑی پہنچتے ہی ان پر حملہ کیا گیا حملہ کرنے والوں میں قادیانی طلبہ و کاندار اور عام شہری شامل تھے اس واقعہ کا شدید رد عمل ہوا اور پاکستان کے سارے شہروں میں ہڑتالوں اور زبردست مظاہروں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

اس موقع پر تمام مسلمانوں کے جذبات بہت زیادہ حساس ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ کی عزت و حرمت اور ناموس کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہو گئے تمام مکاتب فکر کے علماء نے متحد ہو کر مولانا محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی قیادت میں مجلس عمل ختم نبوت تشکیل دی ۱۴ر جون سنہ ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں مجلس کے قائدین نے پورے ملک میں ہڑتال کی اپیل کی اور مسلمانان پاکستان نے مکمل ہڑتال کر کے قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے پر مہر ثبت کردی تین مہینے تک پوری مسلم قوم نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے تحت جلسے جلوسوں اور احتجاجوں میں بھرپور ساتھ دیا یکم ستمبر ۱۹۷۴ء کو لاہور کی تاریخی بادشاہی میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت مجلس عمل کے سربراہ مولانا محمد یوسف بنوری مرحوم نے کی اس وقت مسلمانان پاکستان کا جوش و خروش اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت و عشق قابل دیدنی تھا پورے ملک سے عاشقان مصطفیٰ جوق در جوق لاہور پہنچ گئے اور اس جلسے میں شرکت کی بڑی عمر کے لوگوں کا کہنا تھا کہ ہم نے تحریک خلافت سے لے کر آج کے دن تک بے شمار جلسے دیکھے ہیں اور ان سے خطاب کرنے والے نامی گرامی رہنما ہوتے تھے لیکن اس جلسے کی مثال نہیں ملتی شرکاء کی تعداد لاکھوں میں تھی پنجاب کے ہر شہر سے دیہات سے جس کو جو سواری میسر آئی عوام جوش و جذبہ دینی کے تحت آئے مثلاً" صرف سرگودھا شہر سے ۱۲۰ بسیں ختم نبوت کے پروانوں کو لیکر جلسے میں آئی تھیں اس جلسے نے ثابت کر دیا کہ ختم نبوت کا مسئلہ مسلمانوں کے لئے اپنی جان، آبرو سے بھی بڑھ کر محبوب و محترم آگے رواں دواں ہے اور وہ کسی حالت میں بھی قراقان ختم نبوت کو معاف نہیں کریں گے۔ ان کا یہ عزم بالجزم تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے ورنہ جب تک یہ مطالبہ منظور نہیں کیا جاتا مثالی تحریک چلائی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے کرم سے مسلمانوں کی دعاؤں اور کوششوں سے مسئلہ حل ہو گیا اور پاکستان کی منتخب اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اس تحریک میں مسلمانوں کی تمام سیاسی و غیر سیاسی' اور مذہبی جماعتوں نے بلا امتیاز بھرپور حصہ لیا اور کسی نے بھی قادیانی مسئلہ پر اختلاف نہیں کیا۔

حتیٰ کہ اپنے آپ کو سیکولر نظریات کی حامل کہلانے والی جماعتیں بھی اس مسئلہ میں اختلاف کی جرات نہ کر سکیں ان دنوں نیشنل عوامی پارٹی اور اس کے نمائندوں نے بھی ساتھ دیا اور اس متفقہ قرار داد تحریک پر دستخط کئے اب ۲۱ سال بعد ایسے وقت میں جب ملک اپنوں کی نااہلی غیروں کی سازشوں کا مرکز بنا ہوا ہے لسانی اور فرقہ وارانہ جھگڑے اور ظلم و بربریت کا طوفان برپا ہے ہر جانب خون مسلم کی ہولی کھیلی جارہی ہے رات کے سناٹے میں دن کے شور و ہنگامے میں انسان انسان کو قتل کر رہا ہے "را" کے ایجنٹ دندناتے پھر رہے ہیں کہیں مساجد کی دیواروں پر مسلمانوں کے لہو کی رنگینی دکھائی دے رہی ہے علماء حفاظ اور قاری شہید ہو رہے ہیں قوم کے منتخب ارکان کی اسمبلیاں جہاں امن و امان اور تحفظ کے لئے قانون بنتے ہیں قزاقوں لٹیروں اور قانون شکنوں کے اڈے بن چکی ہیں' ایسے حالات میں جب کہ ان مسائل کے حل کی کوئی تدبیر کرنی چاہئے۔ خان عبدالغفار کے صاحبزادے اور بزعم خود بزرگ سیاستدان خان عبدالولی خان (رہبر عوامی نیشنل پارٹی) نے پچھلے دنوں لاہور میں اپنی پارٹی کے کئی اجلاسوں سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کی قومی اسمبلی کی طرف سے قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلہ پر تنقید کی اور فرمایا کہ عوامی نیشنل پارٹی اب بھی اپنی سیکولر حیثیت برقرار رکھے ہوئے ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے وقت اس کی مخالف کی

تھی اور بھٹو سے کہا تھا کہ تم مسلمانوں کو کافر کیوں بناتے ہو' یہ کام اسمبلی کا نہیں ملاؤں کا ہے' نیز قادیانیوں کے ایک وفد سے کہا تھا کہ ہم آپ کے حق میں لڑیں گے' مسلمان ہیں تب بھی' کافر ہیں تب بھی۔ (نوائے وقت ۵ اپریل)

معلوم نہیں جناب عبدالولی خان کو یہ بیان دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی اور انہوں نے ایسے بڑھاپے میں جب کہ قبر کی منزل قریب تر ہے ایسی

چکانہ بات کیوں کی اگر نوائے وقت نے اسکی رپورٹنگ میں مبالغہ سے کام نہیں لیا تو معلوم ہوتا ہے کہ کسی بیرونی اشارے پر کسی اہم مقصد کے لئے یہ کام ہو رہا ہے۔ جناب ولی خان صاحب عرصہ تک

ممتاز عالم دین مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ کے ساتھ رہے اور بہت سے قومی و ملکی مسائل میں ان کے ساتھ متفق و متحد ہو کر کام کیا اور باہمی تعاون کے ساتھ ایک صوبہ کی حکومت چلائی اور مفتی صاحب کو صوبہ سرحد کی وزارت عالیہ پر فائز کیا گیا پھر بلوچستان کی منتخب حکومت کو بھٹو نے ظالمانہ و جابرانہ طریقے سے برخاست کیا تو مفتی محمود صاحب" حکومت سے معاذ؟ کے احترام میں بطور احتجاج مستعفی ہو گئے متحدہ جمہوری محاذ کے پلیٹ فارم پر پیپلز پارٹی کے ظلم و تشدد کے خلاف مفتی صاحب اور خان صاحب نے مل کر آواز بلند کی اس کے بعد ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں اگرچہ خان صاحب خود بہت زیادہ متحرک نہیں رہے لیکن اپنے کسی قول و فعل سے اس کی مخالفت بھی نہیں کی تھی بلکہ ان کی پارٹی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں باقاعدہ شریک تھی اور نیشنل عوامی پارٹی کے دو نمائندے ارباب اسکندر خان خلیل اور امیرزادہ بانی اراکین میں شامل تھے پھر ۱۹۷۷ء کا وہ ہنگامہ خیز معرکہ شروع ہوا جس میں قائد اسلامی انقلاب مولانا مفتی محمود کو پاکستان کی نو سیاسی جماعتوں نے اپنا سربراہ مقرر کیا اور جناب ولی خان اور ان کی جماعت نے مفتی صاحب کی قیادت کی بھرپور حمایت کی پھر ایسی مثالی تحریک چلی جس کی نظیر برصغیر کی تاریخ میں خال خال نظر آتی ہے۔ اس

دوران کبھی بھی بزرگ سیاستدان جناب ولی خان نے ایسا کوئی بیان نہیں دیا جس سے قادیانی مرتدین کی حمایت و نصرت اور وکالت ہوتی ہو آج کیا خاص وجہ ہو گئی کہ انہوں نے یکایک اسلام اور مسلمانوں کے متفقہ مسلمہ عقیدے ختم نبوت پر رائے زنی شروع کر دی آج تو یہ مسئلہ اتنا نازک صاف شفاف ہو گیا کہ عام مسلمان پر بھی ان کا کفر سورج کی روشنی کی طرح واضح ہو گیا جناب ولی خان صاحب نہ معلوم کونسی سیکولر دنیا میں محو استغراق ہیں اور کونسی یونی ورسٹیوں کے فیض یاب ہیں یا کہ اتنی موٹی بات ان کی سمجھ سے بالاتر ہے حالانکہ ایک عام مسلمان بلکہ بچے کی سمجھ میں یہ بات آگئی کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ یا شاید بڑھاپے کے اثرات اس حقیقت کی عکاسی کر رہے ہیں۔

○

خانقاہ سراجیہ کے نئے ٹیلی فون نمبر

حضرت اقدس شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے گھر کا ٹیلی فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے۔ حضرت اقدس کے عقیدت مند و عالمی مجلس کے رفقاء و کارکن نئے ٹیلی فون نمبر نوٹ فرمالیں۔

045202-41604

0459-31604

0459-32803

حافظ احمد عثمان شاہد

ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان

فون نمبر 4097

فیکس 4333 43338

اکابر علماء دیوبند، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی و دیگر قائدین سپاہ صحابہؓ کی نظریاتی اور دینی و علمی کتب کا وہ مرکز جسکے آپ عرصہ سے منتظر تھے

سپاہ صحابہؓ، سپاہ صحابہؓ سٹوڈنٹس کے بیجز، سٹکرز، کی رنگ، لٹریچر دستور، منشور، ٹیلیفون انڈکس، بال پوائنٹ جھنڈے، عید کارڈ، لفافے، آئڈنٹی کارڈ کور، شیشہ سٹکر، ٹوپی بیج، سٹیل بیج، کاپی کور، لیٹر ہیڈ، تصاویر مولانا حق نواز جھنگوی، ضیاء الرحمٰن فاروقی، اعظم طارق تھوک و پرچون خرید فرمائیں

ہر قسم کی تقاریر کیسٹیں اور ویڈیو کیسٹیں دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس، پمفلٹ، اشتہارات اور ہر قسم کی اعلیٰ طباعت کا مرکز

نئے سال کے موقع پر سپاہ صحابہؓ کی ڈائری، کیلنڈر، پاکٹ کیلنڈر

مکتبۃ الجمعیۃ

امین بازار سرگودھا فون ۲۲۶۷۴

راؤ ریحان فاروقی

بنیاد پرست اور امریکہ کی بدحواسی

بنیاد پرست جو امریکہ اور اس کے حواریوں کے لئے ایک خطرہ بن گئے ہیں۔ اس ضمن میں آپ آئے روز کوئی نہ کوئی خبر ضرور اخبارات میں پڑھتے ہوں گے۔ بنیاد پرست امریکہ کی وہ اصطلاح ہے جو اس نے صرف اور صرف ان مسلمانوں کے لئے بنائی ہے جو قوت اور اسلام کو ایک ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ یہ وہ مسلمان ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی سنت کو زندہ کیا ہے اور قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ پر عمل پیرا ہوئے۔

واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ

جبکہ دوسرے وہ نام نہاد مسلمان ہیں جو کہ فریضہ جہاد کو بھول چکے ہیں جنہوں نے جہاد کو فساد اور شرپسندی کا نام دیا ہے۔ ان نام نہاد مسلمانوں سے امریکہ کو کوئی خطرہ نہیں جس وجہ سے امریکہ ان کو نہ تو بنیاد پرست کہتا ہے اور نہ ہی ان کی حکومتوں سے خوفزدہ ہے۔ جبکہ دوسری طرف امریکہ ان اسلام کے مجاہدوں سے خوف زدہ ہے۔ جو اس زمین پر خدا کے نظام کا نفاذ چاہتے ہیں یہی لوگ امریکہ اور اس کے حواریوں کو خوف زدہ کئے ہوئے ہیں کیونکہ یہ لوگ جب میدانوں میں لڑتے ہیں تو صرف اور صرف جہاد نبوی ﷺ کو سامنے رکھ کر لڑتے ہیں اس جہاد سے جس کو مسلمانوں کے دلوں سے نکالنے کے لئے برطانوی حکمرانوں نے دجال قادیان مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹی نبوت کے منصب پر بٹھایا تھا۔ اور اب اس کمبخت منحوس جھوٹے نبی کی ذریت امریکہ کو اور تمام صیہونی طاقتوں کو یہ باور کروا رہی ہے کہ یہ مسلمان جو قوت اور اسلام کو ساتھ لے کر جہاد کر رہے ہیں ان کو ختم کر دو ورنہ تم سب ختم ہو جاؤ گے اور ان کافروں کا آقا امریکہ ان مجاہدین اسلام کو دہشت گرد اور بنیاد پرست کہہ کر اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے مگر انشاء اللہ کفر ذلت کی موت مرجائے گا اور بنیاد پرست خدا کی زمین پر خدا کا نظام ضرور نافذ کریں گے۔ امریکہ ان قائدین اسلام کو ختم کرنا چاہتا ہے مگر شاید امریکہ یہ بھول چکا ہے کہ ان ہی بنیاد پرستوں نے وقت کی سپر پاور روس کو جوتے کی نوک پر رکھ کر اڑا دیا ہے۔ اب امریکہ خوف زدہ کتے کی طرح ان مجاہدین سے خوف زدہ ہے اور اپنے پالتو اور ضمیر فروش مسلمان حکمرانوں کو مجاہدین کے خلاف استعمال اور کہہ کر رہا ہے ان بنیاد پرستوں کو روکو کہیں یہ تمہاری اور میری حکمرانی کو صفحہ ہستی سے نہ مٹادیں امریکہ کے یہ پالتو ایجنٹ امریکہ کے کہنے پر اہل اسلام کے دشمن ہوگئے ہیں۔ امریکی سفارت کاروں کے قتل کا ڈرامہ کھیل کر امریکہ مسلمانوں کے ان لیڈروں کو گرفتار کرنا چاہتا ہے جنہوں نے اسلام اور جہاد کا درس نوجوان نسل کے دلوں میں دوبارہ ڈال دیا ہے۔ ان لیڈروں کے بارے میں امریکہ کی ایجنسی ایف۔بی آئی نے ایک مضحکہ خیز رپورٹ تیار کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ امریکی سفارت کاروں کے قتل میں حرکت الانصار کے مولانا مسعود اظہر صاحب کا ہاتھ ہے۔ ان خارش زدہ کتوں سے کوئی پوچھے کہ جو شخص ایک سال تین چار ماہ سے ہندو بنئے کی قید میں ہے اور جس شخص کو خوف زدہ انڈین حکومت نے انتہائی سخت سیکورٹی میں رکھا ہوا ہے۔ وہ کیسے ان امریکی سفارت کاروں کے قتل میں ملوث ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ امریکہ نے سپاہ صحابہؓ کے جرنیل بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ وقت کے ولی مولانا اعظم طارق صاحب کے بارے میں کہا ہے کہ ہمیں اعظم طارق چاہئے کیونکہ اعظم طارق کا تعلق یوسف رمزی سے ہے کیا امریکی ایجنسیاں ہر وقت نشے کی حالت میں رہ کر تحقیقات کرتی ہیں کہ پہلے تو یوسف رمزی کا تعلق شیعہ تنظیموں سے ہے۔ اور رمزی شیعہ ہے اور اب پاکستانی حکمرانو کی شہ پر یوسف رمزی کا تعلق اعظم طارق صاحب سے جوڑا جارہا ہے۔ حکمرانو پاکستانی قوم تمہارا منصوبہ سمجھ گئی ہے کہ تم ہمارے قائدین کو امریکہ کے حوالے کس لیے کرنا چاہتے ہو اعظم طارق صاحب کو صرف اس لیے ملوث کیا جارہا ہے کہ مولانا اعظم طارق اسمبلی میں حق بات کہنے کے علاوہ ہیں صحابہ کرامؓ کی مدح بیان کرتے ہیں۔ جب کہ امریکہ شاید اس لیے دلچسپی لے رہا ہے کہ یہ شخص اسمبلی میں یہ اقرار کر چکا ہے کہ ہم عملاً" جہاد کشمیر میں شامل ہو چکے ہیں اور اب ہمیں دنیا کی کوئی طاقت

باقی ص ۲۲ پر

مجاہد تحریکِ ختمِ نبوت

مولانا تاج محمود

چند یادیں، چند باتیں

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا تاج محمودؒ ان چیدہ و چنیدہ شخصیات میں سے تھے جنھوں نے ساری زندگی قال اللہ و قال الرسول کی صدائیں بلند کرتے ہوئے گذاری لیکن اس نیک عمل کا کوئی معاوضہ نہیں لیا۔ آپ کاروان بخاریؒ اور قافلہ حریت کے حدی خوان اور اپنے بزرگوں کی حسین یادگار تھے۔

بندہ کو مولانا مرحوم کی خدمت میں ایک عرصہ رہنے کا اتفاق رہا ہے آپ اپنے مشن کے ساتھ عاشقانہ اور والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ مرزائیوں کے اندرونی حالات سے سے باخبر رہتے تھے۔

ایک مرتبہ مجلس کے پرانے مبلغ جو فیصل آباد میں مولانا کے ساتھ بھی کچھ عرصہ رہے۔ ان کی ایک تبلیغی ڈائری جو سیالکوٹ نارووال کے اضلاع پر مشتمل دورہ سے متعلق تھی۔ موصوف کے ذاتی لیٹر پیڈ جس میں فاضل جامعہ قاسم العلوم ملتان اور انکے گھر کا پتہ درج تھا بندہ نے حضرت مولانا کی خدمت میں پیش کی مولانا مرحوم دیکھ کر تڑپ اٹھے اور انھیں موصوف کے لیٹر پیڈ کا انداز پسند نہ آیا مولانا نے موصوف کے متعلق سخت لہجہ اختیار کیا اور فرمایا کہ کاش اس مبلغ کو خداوند قدوس توفیق نصیب فرماتے اور وہ فاضل مدرسہ فلاں اور گھر کا ایڈریس دینے کے بجائے مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت اور آگے متعلقہ حلقہ کا نام دیتے۔ مولانا کی اندرونی کیفیت آپ کے چہرہ سے نمایاں ہو رہی تھی۔ بہرحال مولانا نے اسے شدت سے محسوس کیا میں یہ سمجھا کہ مولانا اب تادم زیست مذکورہ بالا مبلغ کے ساتھ ہم کلام نہیں ہوں گے اتفاقاً" وہ صاحب تشریف لے آئے تو میں نے انھیں بتلایا کہ مولانا بہت ناراض ہیں۔ اور آپ کی اس حرکت سے نالاں ہیں تو انھوں نے کہا کہ مولانا سے ملتے ہیں۔ چنانچہ مولانا کے کمرہ میں حاضر ہوئے سلام و مصافحہ کے بعد مولانا نے مذکور کی خیروعافیت پوچھی انھوں نے اپنی خیریت سے مطلع کرتے ہی مولانا مرحوم کی دکھتی ہوئی رگ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ مولانا رواں ہفتہ میں مرزا طاہر احمد گوجرانوالہ کے دورہ پر آیا (مرزا ناصر کے دور کے آخری وقتوں کی بات ہے کہ مرزا طاہر نام نہاد خلافت سنبھالنے کی کوشش میں تھا۔ اور ملک کے مختلف علاقوں کے طوفانی دورہ کر رہا تھا) تو میں اور اخلاق مبلغ ہم مرزائیوں کے اجتماع میں جا دھمکے۔ ابھی مرزا طاہر نے خطبہ ہی پڑھا تھا۔ کہ میں نے کھڑے ہو کر ایک سوال جڑ دیا۔ ابھی اس نے میرے سوال کا جواب ہی دیا تھا کہ دوسرے ساتھی نے دوسرا سوال کر دیا۔ وہ اس کے سوال کا جواب دینے نہ پایا تھا کہ میں نے تیسرا سوال کر دیا مرزائیوں کا پروگرام مناظرہ و مباحثہ میں تبدیل ہو گیا۔ تا آنکہ مرزائی سٹیج سیکرٹری کو پروگرام کے خاتمے کا اعلان کرنا پڑا اس پر مولانا تاج محمودؒ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا اور فرمانے لگے جیتے رہو برخوردار میری تو پہلے سے یہ رائے تھی۔ کہ جماعت میں چند آدمی ہی ہیں جن کے وجود سے جماعت قائم ہے۔ ان میں ایک آپ بھی ہیں۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ مولانا مرحوم اپنے مشن سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ جب مشن کی بات آتی تو تمام تر ناراضگیاں اور غصے ختم ہو جاتے۔

ایک اور واقعہ امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی طرف منسوب گوجرانوالہ سے تعلق رکھنے والے ایک باباجی مولانا انوری مولانا مرحوم کے ہاں کبھی کبھار تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ تشریف لائے اور مولانا کے کمرہ میں چلے گئے اور بزرگوں کے حالات و واقعات شروع ہو گئے تو موصوف کہتے تھے کہ سیدنا امیر شریعتؒ سیدنا احمد علی لاہوریؒ سیدنا احسان احمد شجاع آبادیؒ سیدنا انور شاہ کشمیریؒ سیدنا محمد علی جالندھریؒ غرضیکہ جب کسی بزرگ کا نام لیتے تو نام سے پہلے مولانا کے بجائے سیدنا کا استعمال کرتے۔ تو ادھر مولانا کی کیفیت قابل رحم ہوتی گئی مولانا زارو قطار رو رہے ہیں اور وہ سیدنا سیدنا کے ساتھ اکابرین کے حالات بیان کر رہے ہیں۔ مجھے خطرہ لاحق ہو گیا کہ کہیں مولانا پر کوئی اٹیک ہی نہ ہو جائے تو میں انھیں چپکے سے مولانا کے کمرہ سے نکال کر لے گیا۔ بعد میں مولانا فرمانے لگے کہ یہ ہیں شاہ جیؒ کے رضاکار و خدام! کس محبت اور پیار سے اکابرین جماعت کا نام لے رہے ہیں۔

ایک مرتبہ کسی کالج کے چند طالب علم آ گئے۔ مولانا ان سے ایسے محو گفتگو ہوئے گویا کہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہیں۔ میں دو مرتبہ کسی کام کے لئے مولانا مرحوم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مولانا نے میری طرف توجہ تک نہ کی۔ جس کا مجھے صدمہ اور دکھ ہوا۔ چنانچہ میں نے اس دکھ کا اظہار کیا تو فرمانے لگے بیٹا آپ تو میرے اپنے ہی ہیں۔ یہ نوجوان آئے تھے تو میں اس اپنائیت سے ملا تاکہ یہ نوجوان یہ نہ سمجھیں کہ مولوی بد اخلاق ہوتے ہیں۔

بعض اوقات موڈ میں ہوتے تو خوب مجلس لگتی۔ شاہ جیؒ کا تذکرہ آتا تو تڑپ اٹھتے اور ایسے ایسے واقعات سناتے کہ حاضرین جھوم اٹھتے۔ ایک مرتبہ

فرمانے لگے کہ ایوب مرحوم کے دور اقتدار کے آغاز میں ہزارہ کے ایک خان بابا وزیر ٹرانسپورٹ تھے۔ اور خود بھی بہت بڑے ٹرانسپورٹر تھے۔ انہوں نے ہزارہ کے جماعتی ساتھیوں کو مجبور کیا کہ شاہ جی" کا وقت لیا جائے۔ تاکہ آپ کا خطاب ہوسکے۔ چنانچہ نہ چاہنے کے باوجود رفقاء کی فرمائش نہ ٹال سکے اور شاہ جی" خان بابا کے ہاں تشریف لے گئے۔ خان بابا کی کوٹھی پر ہی قیام تھا کہ ایک نوجوان حاضر ہوا تیل کی وجہ سے اس کے کپڑے اور ہاتھ کالے تھے۔ شاہ جی" سے مصافحہ کیا آپ بڑے تپاک سے ملے۔ اس نوجوان نے عرض کیا کہ مجھے پہچانا ہے؟ فرمایا نہیں اس نے طنزاً" کہا کہ آپ مجھے کیسے پہچانیں گے آپ تو خان بابا وزیر ٹرانسپورٹ کے مہمان ہیں کہاں وزیر اور کہاں یہ فقیر!۔ شاہ جی" فرمانے لگے کہ تھوڑا سا تعارف چاہیے۔ تو اس نوجوان نے کہا کلکتہ کی ڈم ڈم جیل! نوجوان کا یہ جملہ کہنا تھا کہ شاہ جی" اٹھ کر اسے لپٹ گئے۔ اور فرمایا کہ آپ کا قیام کہاں ہے؟ اس نوجوان نے کہا کہ خان بابا کے تیل کے شوروم میں میرا قیام ہے۔ شاہ جی" فرمانے لگے کہ رات تیرے پاس قیام ہو گا اس نے کہا شاہ جی" وہاں تو ٹھہرنے کی جگہ ہی نہیں۔ شاہ جی" فرمانے لگے جہاں تو ٹھہرتا ہے میں بھی وہاں ٹھہروں گا۔ خان بابا کو پتہ چلا تو اس نے بہت اصرار کیا کہ رات کوٹھی میں قیام فرماکر ممنون فرمائیں۔ فرمایا کہ تیرے ساتھ تعلق صرف اتنا ہے۔ کہ آپ کے ہاں رات کو تقریر کرنا ہے۔ لیکن یہ نوجوان میرا جیل کا رفیق ہے۔ آپ کو چھوڑ سکتا ہوں لیکن اس نوجوان کو نہیں چھوڑ سکتا"۔

بہر حال مولانا مرحوم نے اپنی زندگی کی تمام بہاریں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کئے رکھیں۔ وفات سے قبل قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ کے لئے آپ نے قائدانہ کردار ادا کیا۔ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس سے نوازیں۔

غدارانِ ختم نبوّت کا عبرتناک انجام

جن لوگوں نے تحریک ختم نبوت میں غیروں کا ساتھ دیا۔ اور باطل کی پیٹھ مضبوط کی شیاطین کے لشکر میں شامل ہو کر حق کے شجر طیبہ کو اکھاڑ پھینکنے کی شب و روز محنت کی۔ ان کی تمام کوششوں کو اللہ رب العزت نے خاک آلود کردیا اور جلد ہی غدار اپنے رسوا کن انجام کو پہنچ گئے۔

انہیں چاہیے تو یہ تھا کہ حق کے سامنے اپنے آپ کو جھکا دیتے اور کفر اور جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف اس کی جھوٹی نبوت کو نیست و نابود کرنے اور

مفتی حسن علی منصور

دوسروں کیلئے "تازیانہ" عبرت بنانے کی محنت کرتے لیکن انہوں نے حق کا ساتھ نہ دیا۔

ان ناعاقبت اندیشوں نے حق کے ساتھ بے وفائی کی۔ اہل حق دکھ مصائب و آلام کے سمندر کو آخر عبور کر ہی گئے اور حق کے پرچم کو سرنگوں نہ ہونے دیا اور ایسا بلند کر گئے کہ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کیلئے تاقیامت رسوائی اور تباہی کا نشان بنا رہے گا۔

غدار ختم نبوت سکندر مرزا کا انجام:

چنانچہ تحریک ختم نبوت میں سکندر مرزا نے ظلم کیا۔ ملک بدر ہوا انگلستان کے ہوٹل کی بیرہ گری کرتا رہا۔ بے کسی کی موت مرا۔ اس کی ایرانی بیوی اس کی لاش کو ایران لائی اب خمینی کے انقلاب میں اس کی ہڈیاں نکال کر سمندر میں ڈال دی گئیں۔ سچ ہے کہ ختم نبوت کے دشمن کو زمین نے بھی جگہ نہ دی۔

گورنر غلام محمد کا انجام

گورنر غلام محمد نے تحریک ختم نبوت کی مخالفت کی۔ آج یہ بدبخت گوروں کے قبرستان عائشہ باوانی اسکول شارع فیصل کراچی میں دفن ہے۔ اسے مسلمانوں کا قبرستان دفن کیلئے نصیب نہ ہوا۔ اس کی قبر پر سایہ کیلئے "پلر کھڑے کرکے چھت ڈال دی گئی۔ جس کے باعث آج کل کراچی شہر کے آوارہ کتے ان کو گرمی سے بچاؤ کیلئے گورنر غلام محمد کی قبر پر آکر نیاز کشی کرتے رہیں۔ (فاعتبروا یااولی الابصار)

انور علی ڈی آئی جی کا انجام:

اس بدبخت نے تحریک ختم نبوت میں جو ظلم و ستم کے منصوبے بنائے الاماں اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایوب خان کے زمانہ میں اس کے ساتھ ایسی واردات ہوئی کہ ایک بچوں بیٹیوں والے شریف انسان کیلئے اس کا تذکرہ ممکن نہیں۔

ڈی آئی جی محمد امین کا انجام:

اسلم قریشی کیس میں پسرور کے جس ڈی ایس پی نے مرزائیت نوازی کی اب بقول چوہدری محمد امین ڈی آئی جی گوجرانوالہ کے وہ اندھا ہو گیا ہے۔ اس پر مولانا نعیم آسی نے بہت خوبصورت بات کہی کہ اس کیس میں نہ معلوم ابھی کون کون اندھے ہوں گے۔

قارئین کرام غداروں کی فہرست طویل ہے آپ نے اندازہ کرلیا کہ ختم نبوت کی تحریک کی مخالفت کرنے والے اپنے رسوا کن انجام کو پہنچ گئے اور جو آج ختم نبوت کے خلاف مصروف ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کا اطمینان و سکون سلب کرلیا ہے اور ان کی روح کو سرطان میں مبتلا کردیا ہے اور وہ جگہ جگہ مارے مارے بھونکتے پھر رہے ہیں۔ اور جب بھی قانون کی گرفت میں پھنس جاتے ہیں تو انہیں اپنی نانی یاد آتی ہے۔

کچھ عرصہ ہی قبل لاہور میں ایک مرزائی نے کلمہ طیبہ کو شادی کارڈ پر چھاپ کر تقسیم کیا جس پر

مسلمانوں نے شدید رد عمل کیا آخری اس ناپاک حرکت پر قادیانی کو سرکاری مہمان خانے کی ہوا کھانی پڑی۔ نقدی جرمانہ اور قید بامشقت کا تحفہ اس کے حصے میں آیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر مرمٹنے والے آج بھی ہر جگہ قادیانیت کا تعاقب کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ قادیانیت اگر چاند پر بھی پہنچ جائے وہاں بھی اس کا تعاقب جاری رہے گا۔

مرزا طاہر بھگوڑا آج کل لندن میں بیٹھ کر مسلمانان پاکستان کے خلاف مسلسل پروپیگنڈہ کر رہا ہے۔ مسلمان خواہ وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں ہے۔ وہ قادیانیت کا دشمن ہے قادیانیت کے منحوس اور ناپاک وجود کو زمین میں دھنسانے کا عزم کئے ہوئے ہے۔

پاکستان کی سرزمین قادیانیوں کیلئے تنگ ہے۔ ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں کہ قادیانیوں کو پوری دنیا میں کہیں سر چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی۔

○

اخبارِ ختمِ نبوّت

مرزا طاہر سمیت تمام قادیانی قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرلیں، امام کعبہ الشیخ عبداللہ السبیل، مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر مقررین کا دسویں عالمی ختم نبوت کانفرنس سے خطاب

برمنگھم (نمائندہ خصوصی۔ مفتی محمد جمیل خان) مرزا طاہر سمیت تمام قادیانیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے جھوٹے عقائد اور باطل نظریات سے تائب ہو کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لیں اور اسلام قبول کریں۔ ان خیالات کا اظہار دسویں عالمی ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء اور مقررین نے کیا۔ دسویں عالمی ختم نبوت کانفرنس جو ۶ اگست کو برمنگھم میں منعقد ہوئی ہر سال کی طرح اس سال بھی انتہائی کامیاب رہی۔ پچھلے سالوں میں اس کانفرنس میں حرمین شریفین کے اماموں میں سے شیخ الحذیفی شریک ہوتے رہے ہیں۔ اس سال اس کانفرنس میں امام کعبہ الشیخ عبداللہ السبیل بحیثیت مہمان خصوصی کے شریک ہوئے۔ کانفرنس کے دیگر مہمانان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر دوم حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم اور حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی مدظلہ العالی امیر جمعیت علماء ہند تھے۔ یہ کانفرنس مختلف مکتبہ فکر کے مسلمانوں کا ایک عظیم اجتماع ثابت ہوئی۔

اس عظیم کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ نے فرمائی۔ کانفرنس کے مقررین میں الشیخ عبداللہ السبیل، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم، حضرت مولانا اسعد مدنی دامت برکاتہم، مولانا اللہ وسایا، مولانا اکرم طوفانی، قاری حماد اللہ شفیق، جمعیت علماء اسلام کے مولانا اجمل قادری، ورلڈ اسلامک فورم کے مولانا زاہد الراشدی، مفتی منیر احمد اخون، علامہ خالد محمود، مولانا سعید احمد جلالپوری، مولانا حبیب الرحمن درخواستی، مولانا محمد حسن، شیخ احمد بلادی، حسن عودہ، مولانا محمد سلیم دھورات، صاحبزادہ حافظ محمد عابد، مولانا سعید احمد، حاجی عبدالرحمن یعقوب باوا، مولانا منظور احمد الحسینی شامل تھے۔

تقریب کی خصوصیت امام کعبہ الشیخ عبداللہ السبیل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر دوم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے خطابات تھے۔ امام کعبہ نے [illegible] فرمائی۔ انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اسے اسلام کا بنیادی عقیدہ قرار دیا۔ مقررین نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارے میں خاتم النبیین کا لفظ استعمال فرمایا اور پیشگوئی فرمائی کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے اور ان جھوٹوں میں سب سے آخری کانا دجال ہوگا۔ مقررین نے مرزا غلام احمد قادیانی کو ان تیس جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا قرار دیا۔ مقررین نے فرمایا کہ مرزا طاہر اپنی تبلیغ کیلئے ڈش انٹینا کو استعمال کر رہا ہے۔ ڈش انٹینا کے ذریعے وہ پوری دنیا تک اپنے باطل عقائد کو پہنچا رہا ہے لیکن ان شاء اللہ اس کی اس کوشش کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ناکام بنادے گا۔ مقررین نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیت کے خلاف بے مثال جدوجہد کرکے پوری دنیا کے مسلمانوں کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر رہی ہے۔ مقررین نے تمام اسلامی ممالک پر زور دیا کہ وہ متحد ہو کر اس فتنے کے خلاف جدوجہد کریں تاکہ اس فتنے کو ہمیشہ کیلئے ختم کیا جاسکے اور آئندہ کسی کو بھی ایسا فتنہ اٹھانے کی جرأت نہ ہوسکے۔

○

چند عوامی غلط فہمیاں، حقیقت کیا ہے؟

آج مسلمانوں میں بہت سی خرابیاں آچکی ہیں جن کی اصلاح کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ان میں سے چند کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ حضرات محترم بغیر کسی حیل و حجت کے رجوع فرمائیں۔

۱.... شوہر کی اجازت کے بغیر دودھ پلانا مکروہ ہے

عموماً خواتین بچوں کو اٹھاتی ہیں اور پیار کرتی ہیں اور اپنے دودھ کو بغیر شوہر کی اجازت کے پلادیتی ہیں جو جائز نہیں۔ نوٹ اگر کسی جگہ کسی بچے کی ہلاکت کا خطرہ ہو تو اس کی جان کو بچانے کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں۔ (شامی جلد ۲ ص ۲۶۴)

۲.... ۳۲ روپے مہر نہیں

بعض لوگ ۳۲ روپے مہر مقرر کردیتے ہیں جو درست نہیں ہے۔ مہر کم از کم دس درہم مالیت کا تو ہونا چاہئے۔ ۳۲ روپے کو مہر فاطمی قرار دینا دوسرا گناہ ہے۔ مہر شوہر کی طاقت کے مطابق ہوگا۔

۳.... باوجود نکاح کے زانی ہوگیا

بعض لوگ مہر تو زیادہ رکھتے ہیں اور اگر کوئی مشورہ دے کہ مہر زیادہ ہے کہتے ہیں دینا کس نے ہے۔ جو سخت گناہ ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کا کچھ مہر ٹھہرائے پھر یہ نیت رکھے کہ اس کے مہر میں سے اس کو کچھ نہ دے گا۔ یا اس کو پورا نہ دے گا۔ تو وہ شخص زانی ہوکر مرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ سے زانی ہوکر ملے گا۔ (کنزالعمال جلد ۸ ص ۲۴۸)

۴.... صدقہ میں ردی چیز نہ دینا

بعض لوگ اللہ کے نام پر وہ چیز دیتے ہیں جو گھر میں کام کی نہ ہو۔ اللہ کے نام پر عمدہ چیز کو دینا۔ کتنا پیارا اور میٹھا نام ہے۔ اللہ کا اور اس کے نام پر بے کار اور خراب چیز ذرا سوچو!

ہاں اگر ایک شخص کی عادت تو اچھی چیز دینے کی ہے اور کبھی پرانی چیز بھی دے دے تو کوئی حرج نہیں۔

۵.... صدقہ صرف اللہ کے نام پر

جب بھی صدقہ و خیرات کی جائے تو صرف اللہ ہی کے نام پر کی جائے۔ بعض لوگ اللہ کے پیارے بندوں کے نام پر نذر و نیاز کرتے ہیں۔ اس میں ان

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

بزرگوں کی بھی توہین ہے۔

۶.... سائل سے بے رخی

بعض لوگ جب کوئی سائل آئے تو مذاق کرتے ہیں اور سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں اگر کچھ ہے تو صرف اللہ کے لئے دینا اگر دل نہیں چاہتا یا پاس کچھ نہیں تو نرمی کے ساتھ جواب دینا۔ آج وہ تمہارے پاس سائل ہے کل قیامت کو تم اللہ کے پاس سائل بن کے جاؤ گے۔

۷.... رہن سے فائدہ حاصل کرنا سود ہے

بہت سے لوگ رہن رکھتے ہیں جو سود کی شکل میں استعمال ہوتی ہے۔ رہن رکھنا تو جائز ہے مگر اس سے فائدہ حاصل کرنا سود ہے، جو حرام ہے۔

۸.... حالت مرض اور نماز

بہت سے لوگ بیماری کی حالت میں نماز نہیں پڑھتے حالانکہ نماز سوائے شرعی عذر کے کسی صورت میں معاف نہیں۔ جو بھی صورت ہو نماز کو پڑھا جائے۔ دوائی تو استعمال کی جائے مگر نماز کے لئے عذر تیار کیا جائے۔ بڑا افسوس۔ موت کے قریب بھی نماز کا خیال نہیں۔

۹.... قبر میں صرف مردہ کا منہ قبلہ طرف

اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ مردہ کے صرف منہ کو قبلہ رخ کرتے ہیں۔ یہ بہت بڑی کوتاہی ہے۔ جس طرح نماز میں پورا چہرہ اور جسم قبلہ کی طرف ہوتا ہے۔ اسی طرح قبر میں بھی مردہ کو رکھا جائے۔

علماء سے گزارش......!

آپ حضرات لوگوں کو توجہ دلائیں کہ مردہ کے ساتھ یہ کوتاہی نہ کریں بلکہ مردے کے سارے پہرے کو قبلہ رخ کیا جائے۔ جس طرح سوتے وقت پورا جسم قبلہ رخ ہوتا ہے اسی طرح قبر میں رکھائے۔

۱۰.... قبروں کو پختہ کرنا

اب تو اکثر لوگ بہت سی رقم لگاکر قبروں کو پختہ کرتے ہیں۔ جس کی احادیث میں بہت زیادہ ممانعت آئی ہے۔ قبر پختہ کرنے والی رقم کو اللہ پاک کے لئے غرباء کو دیا جائے یا صدقہ جاریہ میں لگادیا جائے۔ ہے کوئی عمل کرنے والا؟

۱۱.... قبر پر اذان

بعض لوگ مردہ کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان دیتے ہیں اس کا شریعت میں کوئی حکم نہیں اذان تو صرف نماز کے لئے ہے۔

بلوچستان اسمبلی اور قانون توہین رسالت

بلوچستان اسمبلی میں توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم نہ کرنے کے متعلق قرار داد منظور کرلی گئی قرار داد پر حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے متعدد ارکان نے زبردست بحث کی قرارداد کے دوران بلوچ اور پشتون قوم پرست اراکین راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کررہے تھے اور قرار داد کو کمیٹی کے حوالہ کرنے کے حق میں تھے۔ صوبائی وزیر اعلیٰ بھی کمیٹی کے حق میں تھے۔ متحدہ دینی محاذ کے حاجی محمد شاہ مردانزی اور شیخ جعفر خان مندوخیل دونوں حکومتی اراکین نے قرار داد کی پرزور حمایت کی۔ پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی کے مرکزی رہنما اور صوبائی وزیر ڈاکٹر کلیم اللہ نے مشروط طور پر حمایت کی کہ مولانا حضرات پہلے حزب اختلاف سے قرار داد منظور کرائیں لیکن مولانا سید عبد الباری آغا کے قرار داد پر مفصل بیان نے مخالفین کو بھی حمایت کرنے پر مجبور کیا یہاں تک کہ ایک موقعہ پر مولانا سید عبد الباری آغا نے وزیر اعلیٰ کی تقریر کے دوران پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوکر کہا۔ کہ صوبائی وزیر اعلیٰ ہیرا پھیری اور سیاسی چالاکی کو چھوڑ کر قرار داد کی حمایت کریں اگر حزب اقتدار والوں نے قرار داد کی حمایت نہ کی تو آئندہ جمعیت کے غیور کارکن کسی بھی رکن اسمبلی کو اسمبلی ہال میں آنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اور فیصلہ آج ہوگا۔

مولانا سید عبد الباری آغا نے قرار داد پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جہاں دنیا کے بہت سے ممالک میں دین اسلام کے مخالفین مختلف انسانیت سوز ریشہ دوانیوں اور اوچھے ہتھکنڈوں سے تمام عالم اسلام کے جذبات مجروح کرنے میں سرگرم عمل ہیں وہاں پاکستان میں بھی کثیر المذاہب اور مسخ الاعتقاد طبقات کے ساتھ ساتھ طاغوتی قوتوں کے آلہ کار دین اسلام کے مخالفین اپنے ناپاک اور مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے استعمال کررہے ہیں اور نتیجہ کے طور پر پاکستان میں محسن انسانیت ﷺ 'جن کا ہر قول و فعل مسلمانوں کے جزو ایمان ہے' کی شان میں گستاخی جیسے قبیح فعل کے مرتکب ہورہے ہیں جبکہ مسلمانوں کے عقیدہ میں شاتم رسولؐ کے جرم سے بڑھ کر اور کوئی سنگین جرم ہو ہی نہیں سکتا۔ شریعت محمدیؐ نے توہین رسالت کے مجرم کو واجب القتل قرار دیا ہے لیکن دوسری جانب انتہائی افسوس اور کرب کا مقام ہے۔ کہ پاکستان میں جسے ہم بڑے فخر سے اسلام کے قلعہ سے تشبیہ دیتے ہیں وفاقی کابینہ شاتم رسول کی سزا کے قانون میں ایک ایسی ترمیم کروانا چاہتی ہے جو کہ بالفاظ دیگر اہانت رسول اور انبیاء کرام کی شان میں گستاخی کے مترادف ہے ایسی صورت میں کوئی بھی شخص بحیثیت مسلمان جس کی زیست و موت کا مقصد صرف اور صرف ناموس انبیاء علیہم السلام کو اپنا سب سے بیش بہا اثاثہ سمجھتا ہو' وہ کیونکر ایسی غیر اخلاقی' غیر دینی' غیر آئینی اور نامعقول ترمیم کو برداشت کرسکتا ہے لہٰذا یہ ایوان ترمیم کی پرزور مخالفت کرکے وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مجوزہ ترمیم کی تجویز واپس لے اور تمام عالم اسلام کے جذبات اور احساسات کو مجروح نہ کرے۔ مولانا سید عبد الباری آغا نے اپنی قرار داد کے حق میں دلائل دیتے ہوئے کہا کہ یہ صوبہ یا ملک کا نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے۔ سنہ ۱۹۸۶ء کے جونیجو دور حکومت میں شاتم رسول کے جرم میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۸۶ میں ترمیم کی گئی تھی۔ کہ جو بھی شخص رسول کی شان میں بالواسطہ یا بلاواسطہ توہین کا مرتکب ہوا اسے موت یا عمر قید کی سزا دیجائیگی اس وقت بھی علماء کا موقف یہ تھا کہ صرف سزائے موت برقرار رکھی جائے اور عمر قید کے الفاظ ختم کیے جائیں۔ چنانچہ بعد میں عمر قید کے الفاظ ختم کئے گئے۔ ۳ جولائی سنہ ۱۹۹۴ء کو وزیر قانون نے بیان دیا کہ وفاقی کابینہ نے توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کی اجازت دی ہے۔ مولانا سید عبد الباری آغا نے ایوان کے اراکین کی توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا کہ حکومت اس ترمیم کے ذریعے شاتم رسول کو بچانا اور اس کو تحفظ فراہم کرنا چاہتی ہے۔ جرم ثابت کرنا پولیس کا کام ہوتا ہے مگر یہاں ایک امتیازی قانون بنائے جانے کا امکان ہے جس کے تحت مدعی کو جرم بھی ثابت کرنا پڑے گا ورنہ اسے سزا دیجائیگی انہوں نے کہا کہ حکومت توہین رسالت کے قانون کو غیر موثر بنانا چاہتی ہے۔ ملک کے بارہ کروڑ عوام وفاقی حکومت کی مجوزہ ترمیم کے خلاف ہیں اس لئے بلوچستان اسمبلی کو بھی عوام کے فیصلہ کا ساتھ دینا چاہئے۔ جمعیت علماء اسلام کے رکن اسمبلی مولانا عبد الواسع نے قرار داد پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آج ایوان میں ایک اہم موضوع پر بحث ہورہی ہے مگر افسوس ہے کہ متفقہ معاملہ پر بھی ہماری رائے میں کافی اختلاف ہے۔ آخر میں مولانا سید عبد الباری آغا کے جذبات کو دیکھ کر سپیکر نے رائے طلب کی تو تمام حاضر اراکین نے حمایت کی جبکہ ایک پشتون قوم پرست رکن اسمبلی عبید اللہ بابت کو غلط بحث کی وجہ سے ایوان سے باہر نکال دیا گیا۔

O

۱۲.... لڑکیاں میراث سے محروم

اکثر لوگ لڑکیوں کو میراث نہیں دیتے جو دیتے ہیں وہ بھی خوشی سے نہیں اور بعض ان کا پورا حصہ نہیں دیتے یہ ظلم اور حرام ہے۔ عورتوں کا حق اللہ نے مقرر کیا ہے اس کو ادا کیا جائے۔

۱۳.... مال پر قبضہ

دیکھا گیا ہے کہ مرنے کے بعد جو چیز کسی وارث کے قبضہ میں آجاتی ہے وہ اس کو چھپا ڈالتا ہے۔ یاد رہے یہ سب چیزیں تم سے بھی رہ جائیں گی۔ قیامت کے دن سب کو مال اگلنا ہوگا۔ وہاں کے حساب و کتاب سے نجات بھی مشکل ہے۔

۱۴.... جنازہ میں دیر کرنا

بعض لوگ مختلف لوگوں کے انتظار اور رسم و رواج کو پورا کرنے یا نماز جنازہ میں زیادہ لوگوں کو شریک کرنے کیلئے نماز جنازہ میں دیر کرتے ہیں۔ ذرا سوچو مسلمانو! کیا موت پر بھی شریعت پر عمل نہیں کرتے۔ کب عمل کرو گے؟ اس طرح کرنا میت کے ساتھ زیادتی ہے کوئی اچھائی نہیں ہے۔

۱۵.... نذر اور اغنیاء

بعض لوگ نذر مان لیتے ہیں۔ پھر امیر و غریب سب کو پکا کر یا ذبح کر کے تقسیم کر دیتے ہیں یہ جائز نہیں۔ جو حصہ امیروں کو علاوہ حصہ نذر ماننے والے کے ذمہ بقایا ہے۔ جو حصہ امیر کو دیا گیا اس قدر دوبارہ مساکین کو دینا واجب ہے۔

۱۶.... امام سے پہلے نیت

بعض لوگ امام سے پہلے نیت باندھ لیتے ہیں' ان کی نماز نہیں ہوتی۔

۱۷.... قیام کے بغیر نماز

بعض لوگ امام کے ساتھ رکوع میں اس طرح شامل ہوتے ہیں کہ اللہ اکبر کہتے ہی رکوع میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور پہلے قیام جو فرض ہے نہیں کرتے ان کی بھی نماز نہیں ہوتی۔

۱۸.... حاملہ عورت کو طلاق

بہت لوگ یہ خیال رکھتے ہیں کہ اگر عورت کو طلاق دی گئی اس حالت میں کہ وہ حاملہ تھی تو طلاق نہیں ہوگی۔ حالانکہ طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ صرف عدت وضع حمل ہوگی۔

۱۹.... موت سے عدت شروع ہوتی ہے

بعض لوگ مردہ شوہر کا جنازہ اٹھانے سے پہلے بیوہ کو دوسرے مکان میں منتقل کر دیتے ہیں ان کے خیال میں عدت جنازہ گھر سے اٹھانے کے بعد شروع ہوتی ہے جبکہ موت کی عدت جوں ہی شوہر کا دم نکلا شروع ہو گئی۔

۲۰.... عورت کا خرچ نابالغ پر بھی ہے

بعض علاقوں اور قوموں میں یہ رواج ہے کہ بالغ عورت کا نکاح کم سن بچے سے کر دیتے ہیں اگر لڑکا مالدار ہے تو اس عورت کا خرچ اس کے مال سے دیا جائے گا۔

۲۱.... قبر کو منہ دکھانا

بعض لوگ قبر کو مردہ کا منہ دکھاتے ہیں۔ اور آواز لگاتے ہیں قبر کو دکھاؤ۔ شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں۔

۲۲.... دن و تاریخ مقرر کرنا

بعض لوگ اپنی طرف سے صدقہ و خیرات کے لئے دن مقرر کر دیتے ہیں حالانکہ جب موقعہ ملے اللہ کے نام پر خرچ کرو۔ اس میں کسی دن اور تاریخ کی ضرورت نہیں ہے۔

○

مکتبہ لدھیانوی کی نئی پیشکش

شخصیات و تاثرات شائع ہو گئی ہے

مکتبہ لدھیانوی نے حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کے معرکۃ الآرا مقالات' علمی اور تحقیقی مضامین کو "مقالات یوسفی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع کرنے کا عزم کیا ہے۔

بحمد اللہ اس سلسلہ کی پہلی کڑی "شخصیات و تاثرات" کے نام سے شائع ہو چکی ہے جس میں حضرت مدظلہ نے اپنے ہم عصر علماء' اکابر' مشائخ اور بزرگان دین کا نہایت ہی محبت و عقیدت سے تعارف و تذکرہ فرمایا ہے۔ جو بلا مبالغہ حضرت مدظلہ کا اپنے اکابر اور ہم عصروں کے نام شاندار خراج تحسین اور نصف صدی کی حسین یادوں کا نفیس ترین مرقع ہے۔ قیمت ۔/۱۵۰ روپے

تاجر حضرات اور دینی طلبہ کے لئے خصوصی رعایت ہوگی۔ آج ہی رابطہ کریں۔ وی پی ہرگز نہیں ہوگی۔

رابطے کیلئے: عتیق الرحمن

مکتبہ لدھیانوی جامع مسجد فلاح نصیر آباد بلاک نمبر ۱۴ فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ' کراچی فون 7780337

تحریر: ابراہیم عبداللہ بلتستانی

اِسلام اور رحمدلی

اسلام امن اور آشتی کا درس دیتا ہے انسان تو انسان ہے حیوانات کے ساتھ بھی رحم کا سلوک کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ مومن کی صفات بیان کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "جنت میں ایسے لوگ داخل ہوں گے جن کے دل پرندے کے دل کے مانند ہوں گے" (امام نووی" اس کا مطلب یوں بیان کرتے ہیں کہ "وہ (لوگ) اللہ پر بھروسہ کرنے والے ہیں اور انکے دل بڑے نرم ہوتے ہیں۔" افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم آج صرف نام کے مسلمان ہیں ورنہ مسلمان تو اپنے بھائیوں سے لڑنا جھگڑنا تو دور کی بات ان کو کوئی تکلیف بھی نہیں دیتے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ "مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔" یعنی ان کو کسی طرح بھی تکلیف نہ پہنچے۔ ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی یوں تعریف کی ہے مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے اس کے دشمن کے حوالے کرتا ہے لہذا خبردار ہو جاؤ کہ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرنے میں لگ جاتا ہے اللہ اس کی ضرورت کو پورا کرنے میں لگ جاتا ہے اور جس نے کسی مسلمان سے کسی کرب اور تکلیف کو دور کیا اللہ اس کے بدلے یوم آخرت کو اس کی مصیبت کو دور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دے گا۔ (متفق علیہ)

ہم آج جو کرتوت کر رہے ہیں اپنے مسلمان بھائیوں کا خون بہا رہے ہیں کیا ہم واقعی مسلمان ہیں؟ کیا ہم قیامت کے دن آپ علیہ السلام کی شفاعت کے مستحق ٹھہریں گے؟ آج ہم جو کچھ کر رہے ہیں یہ کسی مسلم کی شان نہیں ہو سکتی مسلمان اور مومن تو رحم دل اور مہربان ہوتا ہے۔ لوگوں میں محبت اور الفت بانٹنے والا ہوتا ہے نہ کہ نفرت کے بیج بونے والا۔ اسلام نے جانوروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنے والے اور اس کو "موت" سے بچانے والے کو اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرایا ہے اور اس کی بخشش کی خوشخبری سنائی ہے حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "ایک شخص راستے پر جا رہا تھا کہ پیاس لگ گئی قریب ہی کنواں تھا وہ اس میں اتر گیا پانی پیا اور نکل آیا پھر اس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی شدت کی وجہ سے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ اس نے سوچا کہ اسے بھی اسی طرح پیاس لگی ہے جس طرح مجھے لگی تھی چنانچہ وہ دوبارہ کنوئیں میں اترا موزے کو پانی سے بھرا پھر اسے اپنے منہ میں تھاما اور چڑھ آیا اور پھر کتے کو پلایا اللہ نے اس کے اس عمل کی قدر کی اور اسے بخش دیا۔ (متفق علیہ)

صحیح بخاری اور مسلم میں ایک اور واقعہ بھی منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ایک کنوئیں کے پاس کتا چکر لگا رہا تھا قریب تھا کہ پیاس اس کو ہلاک کر ڈالتی اسی دوران بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے اسے دیکھ لیا (اس کو اس پر رحم آیا) چنانچہ اس نے اپنا جوتا اتارا اور اس کے لئے اس کنوئیں سے پانی نکالا اور پلا دیا (اس فعل کو اللہ نے پسند کیا) اسے (بخش دیا اور) جنت میں داخل کر دیا۔

مگر ہم آج اللہ کے رسول کی ان تعلیمات کو فراموش کر کے اپنی ہوائے نفسانی کی تابعداری میں مگن ہیں کسی پر رحم کرنے کی بجائے دوسروں کو تکلیف پہنچا کر فرحت محسوس کرتے ہیں۔ ہم نے یوم آخرت کے تصور کو بھلا دیا ہے جہاں ہمیں اپنے تمام اعمال کا حساب دینا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے لوگوں کو رحم اور رواداری کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ "تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کا (اللہ کے حضور) حساب کتاب ہوا تو اس کے نامہ اعمال میں کوئی نیکی موجود نہ تھی سوائے اس کے کہ وہ لوگوں سے تجارتی تعلق رکھتا تھا اور مالدار تھا اور اس نے اپنے ملازمین کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ تنگ دست لوگوں کو معاف کر دیا کریں (اس کی اس نیکی پر) اللہ نے فرمایا: "ہم تو کہیں زیادہ حق دار ہیں کہ اس کے ساتھ ایسا معاملہ کریں (لہذا میرے فرشتو!) اسے چھوڑ دو" گویا اللہ تعالیٰ نے اسے صرف اس لئے معاف فرما دیا کہ وہ لوگوں پر رحم کرتا تھا۔ اگر انسان انسان پر رحم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم کرتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا اسی بات کو حالی نے یوں کہا ہے

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

اگر ہم اسلام کے ان سنہرے اصولوں کو اپناتے ہوئے ان پر عمل پیرا ہوں تو ہمارا معاشرہ ایک مثالی معاشرہ ہو گا جہاں امن و اطمینان ہو گا لوگوں کو سکون قلب نصیب ہو گا بے چینی اور خوف و دہشت کا سایہ تک نہ ہو گا کیونکہ ایسے معاشرے پر اللہ کی طرف سے بھی رحم و کرم نازل ہوتا ہے جہاں اس کے احکامات پر پورا پورا عمل کیا جاتا ہو۔ ○

تحریکِ ختمِ نبوّت

منزل بہ منزل

مرتب۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، لاہور

برطانیہ کی زمین قادیانیوں پر تنگ ہو گئی

بریڈ فورڈ کے مسلمانوں کے کثیر تعداد نے قادیانیوں کو اپنا جلسہ منسوخ کرنے پر مجبور کردیا۔ تفصیلات کے مطابق قادیانیوں نے بریڈ فورڈ کے مسلمانوں کے گھروں میں اشتہار پھینکے کہ ۲۸ر ستمبر کو "مذہبی بانیوں کا دن" کے نام سے سینٹرل لائبریری میں جلسہ عام ہورہا ہے۔ موضوعات یہ تھے۔ سوانح حضرت رام p.b.u.h. سوانح حیات حضرت موسیٰ سوانح حیات حضرت عیسیٰ p.b.h.u. سوانح و حالات گورونانک p.b.h.u. سوانح و حالات حضرت محمد p.b.h.u.

مذکورہ بالا اشتہارات جب مسلمانوں کی نظر سے گذرے تو مسلمان میدان عمل میں اتر آئے۔ مسلمانوں کی کثیر تعداد کو دیکھ کر قادیانیوں کے حواس باختہ ہوگئے اور انہوں المدد یا پولیس المدد یا پولیس کی صدائیں بلند کیں پولیس پہلے سے موجود تھی۔ مولانا لطف الرحمان، جناب شیر اعظم، کونسلر عبد الحمید نے پولیس کو بتلایا کہ اگر قادیانی اسے جلسہ عام کا نام دیکر ہمارے گھروں میں اشتہار نہ پھینکتے تو ہم ان کے پروگرام میں قطعاً" مداخلت نہ کرتے۔ انہوں نے جلسہ عام کا نام دیکر ہمیں خود دعوت دی ہے لہٰذا ہم یہ گستاخی کسی صورت میں برداشت نہیں کرسکتے کہ ہندوؤں کے مذہبی راہنما رام اور سکھوں کے گورونانک کے نام کی ساتھ ﷺ کا اضافہ کیا جائے جو صرف ہمارے آقا و مولا ﷺ کا خاصا ہے۔ مسلمانوں کے استدلال اور احتجاج پر مجبورا" پولیس کو قادیانیوں کا جلسہ منسوخ کرنے کا آرڈر دینا پڑا۔ اور مسلمانوں کی موجودگی کو پولیس نے قادیانیوں سے خالی کرایا۔ اور ہال کو تالا لگادیا۔ اس دوران پولیس نے کچھ مسلم نوجوانوں کو گرفتار کرلیا تو ہزاروں مسلمانوں نے پولیس اسٹیشن کی طرف ختم نبوت زندہ باد قادیانیت مردہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے مارچ کیا۔ تھانہ کے باہر جلسہ شروع ہوگیا (مذاکرات ہوتے ہوئے تاکہ شام سات بجے تک تمام گرفتار کارکنوں کو ساتھ لیکر مسلمان بریڈ فورڈ کامیاب و کامران لوٹے۔

اعظم قادیانی لندن بھاگ گیا

سنیئر سول جج نے ضمانتیوں کو نوٹس جاری کردیئے

سیالکوٹ۔ ضلع سیالکوٹ کی قادیانی جماعت کا امیر اور سابق ایم۔ پی۔ اے اعظم قادیانی جس پر امتناع قادیانیت آرڈی ننس کی بار بار خلاف ورزی کرنے چار مقدمات تھانہ سمبڑیال میں درج تھے۔ کے چالان سینئر سول جج ڈسکہ جناب اسعد رضا کی عدالت میں پیش ہوچکے ہیں۔ فاضل جج نے تاریخ پیشی پر حاضر نہ ہونے پر اعظم قادیانی کی ضمانتیں منسوخ کردیں۔ کیونکہ اعظم قادیانی نے لندن سے اپنا سرٹیفکیٹ بھیجا تھا۔ جسے فاضل نے نامنظور کردیا۔ کیونکہ اعظم قادیانی جس پر ۲۹۸ سی، ۱۰۹، ۴۳۶، ۴۳۶ دفعات کے تحت مقدمات درج تھے۔ بغیر اجازت لندن فرار ہوگیا تھا یاد رہے کہ جس روز سے اعظم قادیانی کو قادیانی جماعت ضلع سیالکوٹ کے امیر ہونے کی حیثیت سے محمد اسلم قریشی کیس میں شامل تفتیش کیا گیا وہ بہت بے چین تھا۔ جب ڈی۔ایس۔ پی سرور گاڑا صاحب نے سمبڑیال آکر اس کو شامل تفتیش کیا۔ تو اپنی جائداد کا مختار نامہ ایک شخص کے حوالہ کرکے خود بیوی بچوں سمیت ربوہ منتقل ہوگیا۔ یہاں سے اس کے لڑکے جرمنی چلے گئے۔ اور وہ مرزا طاہر کی پیش کش پر لندن فرار ہوگیا۔ سنیئر سول جج ڈسکہ نے اعظم قادیانی کے ضمانتیوں کو جنہوں نے لاہور ہائی کورٹ کے حکم پر پچیس پچیس ہزار روپے مچلکے بھرے تھے۔ کو نوٹس جاری کرکے عدالت میں طلب کرلیا ہے۔

جسٹس جاوید اقبال کی بیان کی پر زور مذمت

شاعر مشرق علامہ اقبالؒ کے فرزند ارجمند جناب جسٹس جاوید اقبال جو خیر سے لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس بھی رہ چکے ہیں۔ وہ اپنے عظیم والد کے نظریات و عقائد کے علی الرغم آئے دن بیان بازی کا شوق پورا کرتے رہتے ہیں۔ ایسا ہی ایک بیان موصوف نے داغا جس میں قرآنی سزاؤں کو جابرانہ ظالمانہ قرار دیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور نے مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام اور راہنماؤں کا اجلاس مورخہ ۳۰ر دسمبر کو غلہ منڈی میں منعقد کیا۔ جس کی صدارت مقامی امیر حاجی سیف الرحمان نے کی۔

اجلاس میں، جسٹس جاوید اقبال کی ان ریمارکس پر

جن میں قرآنی سزاؤں کو ظالمانہ و جابرانہ قرار دیا ہے پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اور مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ جاوید اقبال کو حدود اللہ کی توہین کرنے اور انہیں ظالمانہ و جابرانہ کہنے پر مقدمہ درج کر کے شریعت کے مطابق سزا دی جائے۔

۲۔ یہ اجلاس گورنمنٹ پاکستان کی پرزور مذمت کرتا ہے جس نے اپنی سرکاری تقریب میں نصوص قرآنی اور اسلامی سزاؤں کی تخفیف و توہین کا موقع فراہم کیا۔ نیز ان شرکاء تقریب کی بھی مذمت کرتا ہے جن کی موجودگی میں حدود اللہ کی توہین کی گئی اور ان اسلامی حمیت اور ایمانی غیرت نہ جاگی اور وہ خاموشی بلکہ خوشی سے یہ گفتگو سنتے رہے۔

۳۔ اس بیان سے جسٹس مذکورہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے ہیں۔ لہٰذا علی الاعلان توبہ کر کے اپنے ایمان و نکاح کی تجدید کرائیں۔

یکم جنوری سنہ ۱۹۸۷ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد الصادق میں جلسہ ہوا اور جلسہ کے بعد جلوس نکالا گیا۔ جلسہ و جلوس میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام اور مرکزی انجمن تاجران کے راہنماؤں نے خطاب کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سرانجام دیئے۔ اجلاس میں مولانا قاضی اللہ یار خاں' مولانا محمد یوسف' محمد ریاض حقانی' مولانا شمس الدین انصاری' مولانا عبد الحکیم' محمد عبداللہ قریشی ایڈووکیٹ' محمد نواز ناجی' محمد یاسین قریشی' حاجی اسلوب احمد خاں حافظ محمد امیر' سیٹھ محمد شجاع سمیت کئی ایک راہنماؤں نے شرکت کی۔

قادیانیوں نے ہمیشہ غداری کی ہے۔ یہ لوگ ملک اور قوم دونوں کے دشمن ہیں۔ میرے متعلق انہوں نے افواہ پھیلائی کہ نعوذباللہ قادیانی ہوں۔ میں ان پر لعنت بھیجتا ہوں اگر میں قادیانی ہوتا تو فورس کا کمانڈر ہوتا۔ لیکن میں نے انکار کر دیا۔ مجھ پر ذاتی طور پر بہت ظلم ہوا۔ جس کا حساب میں بعد میں لوں گا۔ موصوف نے جہاد افغانستان کے حوالہ سے بہت عظیم خطاب کیا۔ جلسہ رات ۲ بجے تک جاری رہا۔ ○

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

ایک روز حضرت شاہ صاحبؒ کے پاس محلہ کا ایک شخص آیا اور کہنے لگا' شاہ جی میں مر رہا ہوں اور آپ توجہ نہیں کرتے (اس کے دانت میں درد ہو رہا تھا) شاہ جیؒ نے فرمایا۔

بھائی بیٹھو! میں ذرا ہاتھ صاف کر لوں۔ ہاتھ صاف کر کے تشریف لائے اس آدمی کے روبرو بیٹھ گئے اور فوراً" منہ کھول کر اپنے مصنوعی دانت نکال لئے اور پھر فرمایا کہ بھائی دیکھ سید کا ایک دانت بھی باقی نہیں بچا ایک ایک کر کے سب گر گئے۔ اب تیرے دانت کا کیا علاج کروں۔ ڈاکٹر کے پاس جاؤ دوائی لگواؤ اور دعا میں کروں گا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جلد شفاء عطا فرمائیں اور لاکھ بات کہو تو ایک بات اور بھی بتا دوں جس سے ڈاکٹر بھی متفق ہیں۔ پھر مسکرائے اور فرمایا۔

علاج دنداں! اخراج دنداں

(چٹان سالنامہ ص ۳۰)

بقیہ: امریکہ کی بدحواسیاں

کشمیر میں جہاد کرنے سے نہیں روک سکتی۔ امریکہ بھی ان کے اس بیان سے خوفزدہ ہو چکا ہے اور ان کو گرفتار کرنا چاہتا ہے مگر حکمرانو! اگر ان اشخاص میں سے کسی کو بھی بلکہ پاکستان کے کسی بھی فرد کو امریکہ کے حوالے کیا گیا تو اس کے نتائج اچھے نہ ہونگے۔ اور نہ ہی پاکستانی عوام امریکہ کی اور تمہاری اس غنڈہ گردی کو کبھی برداشت کریں گے۔ کیونکہ مسلمان فلسفہ جہاد کو سمجھ چکے ہیں اور وہ یہ جانتے ہیں کہ

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

اگر جہاد کرنا اور مجاہد بننا بنیاد پرستی ہے تو ہم امریکہ کی اس اصطلاح کو باصد خوشی قبول کرتے ہیں اور اس کو اپنے سر کا تاج سمجھتے ہیں اور اگر یہ جرم ہے تو ہم اس جرم کو باخوشی قبول کرتے ہیں اور اس کو سعادت سمجھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا اور مجاہدین اسلام کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

چہرے کے ڈنٹ دور کیجئے فون کوڈ نمبر (041) 690800 690801
پچکے گال، چہرے کے ڈنٹ کمزور دبلا پتلا جسم مذاق و پریشانی کا سبب ہیں، جسم کو موٹا مضبوط، طاقتور سرخ، خوبصورت سمارٹ دلکش بنانے، بھوک کی کمی، بدہضمی، پٹھوں جگر و معدہ کی کمزوری گرمی اور پرانے دردیں، نزلہ کیرا، بلغم، ٹانسلز کا علاج بغیر اپریشن، بواسیر، پرانی خارش، یادداشت کی کمزوری اور موٹاپے سے نجات
قد بڑھایئے * گنجاپن
لڑکے لڑکیاں قد بڑھانے، پُروقار شخصیت بنانے، گرتے بال روکنے، نئے بال اگانے گنجاپن دور کرنے بالوں کو سیاہ لمبا گھنا ملائم چمکدار خوبصورت بنانے، بکری خشکی دور کرنے، چہرے کے کیل چھائیاں بدنما داغ دور کرنے چہرے کو صاف اور ملائم بنانے
پتھری کا علاج بغیر اپریشن نسوانی حسن * مخصوص امراض
نسوانی حسن کی نشوونما، اولاد نہ ہونا، زنانہ و مردانہ امراض اعصابی و جنسی کمزوری، مثانے کی گرمی، جوان اور طاقتور بننے کیلئے ہم سے مشورہ کریں۔ پرانی پیچیدہ امراض کا علاج آٹومیٹک الیکٹرک کمپیوٹر سے کیا جاتا ہے دیسی ہومیو علاج
ڈاکٹر حکیم جمیل احمد سلیمی آر۔ایچ۔ایم۔پی گورنمنٹ آف پاکستان غلام محمد آباد چشتیہ چوک صدر بازار فیصل آباد پوسٹ کوڈ نمبر 38900

challenges from London's Wembley Hall? But you don't dare come out to face. Does it not prove that your brother, your father and your grandfather were all a pack of liars and you none-the-less.

Mirza Tahir Sahib! Before challenging the Muslim Ummah first you pay out the debts, due on your patriarchs.

(7) Time, Date and Place Set for Mubahala

You have invited this dervish for a "Mubahala," This humble being is ready by all means. But its modus-operandi is not what you have adopted, i.e,, cursing the Muslim Ummah and Ulema, while sitting cosy in your house and expecting them to do the same. Your aim is to resort to kite-flying, through the media. It's women who sit in houses, spinning wheels, or the urchins are seen flying paper kites.

METHODOLOGY

The methodology of Mubahala has been laid down in the holy Quran in Ayat 'Mubahala'. viz., both parties come out of their houses in the open ground along with their women and children. In pursuance of this holy verse, Allah's last Prophet صلی اللہ علیہ وسلم came out in the open to face the Christians from Najran and asked them to come out similarly. Your grandfather, Mirza Ghulam Ahmad, also came out once in the open ground of Eidgah of Amritsar, for a Mubahala against Maulana Abdul Haq Ghaznavi (May Allah shower His munificence upon Maulana Sahib). The Mubahala tolled the death knell for Mirza Ghulam Ahmad.

STIPULATIONS FOR MUBAHALA

If you are serious in your 'Mubahala' challenge with this dervish, then get going in the name of Allah. Come outside your house like a man, into the ground of 'Mubahala' and move forward. Announce the time, date and place for holding the 'Mubahala'; then bring along your wife, children and family members in the ground at the appointed time. This dervish, insha-Allah, will reach on time with his children, wife and family members.

In the opinion of this humble self, the following date, time and place appear appropriate:

Date: March 23, 1989

Day: Thursday

Time: 2 P.M. after Zuhar Prayers

Place: Minare Pakistan, Lahore

The above stipulations appear appropriate to me because on March 23, 1889, your grandfather — the Musailma of the Punjab — had started making disciples and taking 'Ba'it' (بیعت) from the people at Ludhiana. In this way, March 23, 1989, shall become the hundredth anniversary of your grandfather's charlatanry. The venue of his activity was Ludhiana and by coincidence your adversary also will be a man from Ludhiana. Thus the one-eyed, charlatan Masih Dajjal shall be put to death on the gate of 'Lud'. The time of Zuhar I have chosen because according to a Prophetic Tradition, the breeze of victory and success blow at that time. The venue of Minare Pakistan looks appropriate to me, because here is an open space which is large enough for a big congregation of people. Also, Pakistan Day falls on March 23; people customarily assemble at Minare Pakistan on that day.

OPTION IS YOURS

But I don't insist on these fixtures at all. These are mere suggestions from me. Whatever time, date and place in Pakistan you would suggest I shall readily agree to that.

SLAVE OF ALLAH AGAINST KHALIFA OF COUNTERFEIT NABI

This Faqir is the lowest of servants of Ummate-Muhammadiya while you (far be the evil eye) are Imam of Jamat e Ahmadiya! This humble self admits his weaknesses and omissions while you take pride in your authoritarian 'Imamat'. Many thanks to Allah, this Faqir is a humble slave from among the creatures of Allah while you are the successor to a false Masih. This Faqir is holding fast to the most blessed apron of the leader and personified Blessing of the two worlds صلی اللہ علیہ وسلم while you are the tail-sticker of the Arch-Liar, the Musailma of the present times. This Faqir will step into the ground of Mubahala with feelings of avowed shortcomings in his competence while you may come forward with airs of piety and prelacy. I shall be holding aloft the standard of 'Finality of Prophethood' of خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم and you may wave the black streamer of Mirza Ghulam Ahmad Qadiani — the sham Masih, the counterfeit nabi.

Because of these gross charges, Mirza Mahmud lost courage to face Abdur Rahman Misri. Readily seen conclusion is that limb by limb joint by joint and pore by pore, Mirza Mahmud was a filthy person. Can any sensible person doubt the impure nasty fermentation of his base elements.

TWENTY EIGHT EVIDENCES ON OATH BY QADIANI MEN AND WOMEN

Mirza Tahir! Some dissenters rebelled from your Organisation. They constituted a group, calling themselves 'Haqiqat-Pasand.' They subjected Mirza Mahmud with serious allegations of shameful wickedness. They wrote a book, named *Tarikh-e-Mahmoodiat* in which they produced evidences, administered on oath, by 28 Qadiani men and women, on pain of divine wrath if they were false. In these affidavits, they wrote that Mirza tore chastity of those girls whom he called his daughters and his wife committed sins of fornication while he knew of them. In this book, the accusers challenged Mirza Mahmud for a 'Mubahala' and he was asked to swear on pain of punishment from Allah falling on him that he was not an adulterer. Mirza failed to appear in the 'Mubahala.

MIRZA MAHMUD HAD NO REPLY FOR THE CHARGES

Rahat Malik, in his book, *Rabwah Ka Mazhabi Aamir* and Shafiq Mirza, in his *Shahr e Sadoom* and Mirza Mahmud Hussain, in his publication *Munkireen e Khatme Nubuwwat Ka Anjam* have enumerated similar charges. Each time, Mirza Mahmud was asked to deny, on pain of Divine punishment on the liar, but he never responded. He was as silent as a dead body. Rather he issued a 'Farman' forbidding his simple believers — the guileless folks — from reading the aforesaid books. Will sensible people not conclude from this that Mirza Mahmud's perimeter of morality was no less different than what was written in those books?

Mirza Tahir! Are you embarking on this '*Mubahala*' with the Ulema of the Ummat with so much of shamelessness attached with your family and ancestry?

بادہ عصیاں سے دامن تر بہ تر ہے شیخ کا
اس پہ دعویٰ ہے کہ اصلاح دو عالم ہم سے ہے

(The garment of Peer is drenched with the wine of sins; And yet he claims to be a reformer of the two worlds.)

Mirza Tahir Sahib! Why don't you have the courage to refute the charges in public made against your father if you think they are false? Why not hold a Mubahala with these people, even if belated.

SWAN-SONG OF MIRZA MAHMUD

I wonder how many of your party-men saw the languishing manner in which your father breathed his last. However you certainly were a witness to his slow-paced tortuous end. My Protector! What an admonition for a lewd! My Saviour! What a lesson for a lecher! Not only in his last breaths but during the entire span of his last eleven years before he was bundled up, he remained a long-drawn lying figurine of a total wreck — a lesson for the whole world. His last gasps produced the bass of his swan-song.

END OF MIRZA NASIR

Then you should also recall the sudden death of your elder brother, Mirza Nasir. My respected friend, the roaring lion of *Khatme Nubuwwat*, Janab Maulana Allah Wasaya, (May Allah sustain his honour) read out a letter written by your sister, in a meeting held in front of your '*Khilafat Palace*' at Islamabad. What were its contents that transmitted shock waves to Mirza Nasir's heart which having heard it stood still?

Mirza Tahir! You have heard about and seen the lamentable deaths of your brother, father and grandfather. Having challenged a '*Mubahala*' with the Ulema of the Ummat, do you still need to learn a lesson? Do you have the guts to invoke Allah for subjecting you to the same soul-strippings which your father and grand-father underwent?

(6) Challenges of Maulana Manzoor Ahmad Chinioti

My respected associate Janab Maulana Manzoor Ahmad Chinioti, (may his eminence exceed) kept on challenging your late father every year as long as he existed in this world. After his exit, he turned towards Mirza Nasir and challenged him also, regularly. When he too expired then by necessity, the Maulana Sahib has turned to you. Has he not thrown you repeated

"Ultimately, my request to Maulvi Sahib is that he should publish this entire writing of mine in his paper and write underneath whatever he wants because now the decision rests with Allah."

THE FINALE

The decision came out soon, in front of all. Mirza was hale and hearty by 10 o'clock at night on May 25, 1908. He had already taken his dinner. At 10 p.m. Allah's cudgel of punishment suddenly fell on him. He lay victimised by Cholera, the same Cholera he had invoked for others. Filth oozed out from both of his body orifices. Soon he lost his speech and within twelve hours lay dead. That was May 26, 1908. On the other hand, Maulana Sanaullah Amritsari lived for full forty-one years after Mirza's death and the Maulana departed into Allah's Mercy and Grace in 1949. That came about after the establishment of Pakistan. He was united with Allah at Sargodha. May Allah grant him ample compassion.

MIRZA — SATAN'S COMMISSIONER

In view of this decision and in Mirza's circumstantial death, there is all the proof of his being a great pretender and an arch-liar. Neither was he the promised Messiah nor was he commissioned by Allah. It was Satan who had commissioned him.

Mirza Tahir Sahib! Is there any further need now for a Mubahala after this Divine Decision?

(5) Mirza Mahmud's Sexy Involvements Beget Allah's Wrath

Mirza Tahir Sahib! You have called upon the Ulema of the Ummat for a Mubahala. Do you know, your father, Mirza Mahmud was continually challenged for fifty years but he did not dare face the challenge.

AFFAIR WITH SAKINA, SISTER OF ABDUL KAREEM

Maulana Abdul Kareem accused Mirza Mahmud of illicit sexuality and challenged him several times to meet him at a Mubahala and prove his morals; so much so that he started publishing a newspaper, by the very name of 'Mubahala.'

Instead of taking up the gauntlet, Mirza Mahmud tyrannised over Maulana Abdul Kareem and made him a target of his oppression. Not only was his house burnt but a murderous attempt was also made on his life. He was at last forced to leave Qadian. His sister, Sakina, whom Mirza Mahmud lynched down on the practicing board of his sexy lust may be a living witness even today.

AFFAIR WITH A BOY, SON OF ABDUR RAHMAN

There was a timid dotard, namely Abdur Rahman Misri, a disciple who cringed before Mirza Mahmud and as a "Mureed" was foolishly fond of his "Peer." Such a crouching soul was he to his master that he succeeded in being appointed "officiating Khalifa" in the absence of Mirza Mahmud from Qadian. Probably it was in 1936, that Mirza Mahmud, feeling lusty after Misri's son, satisfied his lust by making the boy his target. Shocked to his bones, Abdur Rahman Misri asked Mirza Mahmud to appoint a high-powered commission of some Qadiani elders to conduct an inquiry into the case. He said that he would personally appear before the Commission to prove that this filthy act was perpetrated by the Khalifa on his son. Instead of accepting this demand, he made Abdur Rahman Misri along with his associate Fakhrud Din Multani a butt of his reprisal. Misri was dragged into law suits while Multani was found assassinated.

CLUB OF ADULTERY

Abdur Rahman Misri, the erstwhile sycophant, gave this statement in the High Court at Lahore:

"The present Khalifa, Mirza Mahmud, is extremely immoral. He hunts women under the guise of sainthood. For this purpose he has kept some men and women as his agents. Through them, he gets hold of innocent girls and boys. He has formed a club in which men and women have been taken in and adultery is committed in this social get-together."

PRAYERS OFFERED IN UNBATHED DEFILED STATE

Abdul Rahman Misri also wrote this in a letter addressed to Mirza Mahmud:

"I cannot offer prayers behind you because through different sources it has come to my knowledge that sometimes you come sin-polluted, and lead prayers in an unbathed lewd condition."

Part 2

REPLY TO MIRZA TAHIR'S CHALLENGE OF MUBAHALA

by
MAULANA MUHAMMAD YUSUF LUDHIANVI

Translated by:
K. M. Salim

Edited by:
Dr. Shahiruddin Alvi

(c) MUBAHALA WITH MAULANA SANAULLAH

On April 15, 1907, Mirza Qadiani published an announcement for holding his favourite "Curses Rendezvous" of Mubahala. His announcement was published in the form of an advertisement the title of which was:

'FINAL DECISION WITH MAULVI SANAULLAH AMRITSARI'

In this announcement, he beseeched Allah with extreme earnestness and implored most humbly. The invocation on his lips: "Take away the life of whosoever is the Liar during the life-time of the one who is not. Let the death of the liar not be caused by any human hand but by a fatal disease such as Cholera, Plague or the like."

In the advertisement he addressed Maulana Sanaullah Sahib in these words:

"In your paper, you have built up this reputation for me that this person is a pretender, a liar and 'Dajjal' (the one-eyed anti-Christ impostor). I have borne a lot of tortures from you, still I endured them patiently...... If I am a liar and impostor, as you call me in your paper, then I should perish in your life-time because, I know, liars and mischief-mongers do not live long. The liar ultimately meets his doom in a state of intense grief and contemptuousness, in front of his foe. It is better he perishes lest he should mislead Allah's creatures.

"If I am not a liar or pretender;

"if Allah blesses me by holding dialogues with me;

"if I am the promised Messiah";

"then by Allah's Munificence, according to His Practice, I hope that you will not be able to save yourself from His punishment, which He inflicts on disowning liars.

"Therefore if that punishment, which is not in the hands of a human being but only in Allah's hands, such as Plague, Cholera and similar fatal disease, does not descend upon you in my life-time, then I am not God-sent. This prediction is not because of any revelation or inspiration; it's merely a prayer I have invoked to Allah for His Decision."

At the end of this advertisement, Mirza Qadiani wrote:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین ختم نبوت سے پانچ سوال

محترم قارئین اس شمارے سے آپ کی دلچسپی کیلئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا جارہا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ پانچ سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کرسکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کیلئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔

سوال نمبر۱.... قادیانیوں کے پہلے خلیفہ کا نام بتایئے؟

سوال نمبر۲.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پہلے ناظم اعلیٰ کا نام بتایئے؟

سوال نمبر۳.... مرزا غلام احمد قادیانی نے پلومر کی دکان سے کون سی شراب منگوائی تھی؟

سوال نمبر۴.... مرزائیوں کے دو بڑے فرقوں کے نام بتایئے؟

سوال نمبر۵... مسلمانوں کی طرف سے کس عظیم محدث، فقیہ اور بزرگ نے سب سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کا فتویٰ دیا تھا؟

اہم ہدایات:

۱...... ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کرکے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲...... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

ٹوکن

نام ______________

ولدیت ______________

مکمل پتہ ______________________________

ذاتی مصروفیات ______________________________

ہفت روزہ ختم نبوۃ

دنیا بھر میں آپ کے تجارتی و کاروباری تعارف کا مؤثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے۔

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

80,000

سے زائد افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں۔

آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہوگا جو بروزِ حشر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت و معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ہفت روزہ ختم نبوۃ

پڑھیے اور دوسروں تک بھی پہنچائیے

سودی لین دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت۔ ایم۔ اے جناح روڈ

پُرانی نمائش کراچی

فون:۔ 7780337 ● فیکس:۔ 7780340